هو القادر

شهد الله انه لا اله الا هو

رسالہ وحدت الوجود مسمی بہ مرآت حقیقت

و دیوان فارسی مسمی بہ گلزار معرفت

من تصنیفات قبلہ گاہی پیر و مرشد حقیقت نما منظور نظر صاحب نظران دانش

زمرہ واضعین رقاب مشرف بفیض ارشاد قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ شاہ محمد

عروف قادری المتخلص بہ فدا عہد سلیمان شیم سکندر بخت کوشیر حال وقت و غیرہ خاتم نواب

میر محبوب علی خان بہادر نظام الملک آصف جاہ سلطان دکن خلد اللہ ملکہ احباب کے فرمانیاں

سے بموجب کمترین مدایت محی الدین خان وکیل ہائی کورٹ بلڈہ فرخندہ بنیاد حیدرآباد ۱۳۲۴ھ طبع کروایا

مطبع صباح دکن حیدرآباد واقع چھتہ بازار

صحیح	غلط	بیت	صفحہ
دونہ	۱	۷	
لیس	۱		۲۷
واجبہا الدین	۲	۱۴	
سوا اسکے نہیں	۳	۱۴	
نفسدنا	۴	۱۱	
بکڑ جاتے	۴	۱۳	
طریقہ	۶	۱۶	
تخلق	۱۶	۱۶	
لوالد	۶	۱۷	
من یواء	۶		۳
من صعد	۶		۱۰
چھوٹے	۶		۱۶
ہوا اور	۶		۲۲
من جمال اللہ	۷	۱۶	
صلحہ کرتا ہے	۷		۳
ائزال	۸	۳	
بلکہ	۸		۴
لیس	۹	۵	
بعود کے	۹	۵	
دفی الروح	۱۱	۱	
کے طرف	۱۲		۹
قرب	۱۳		۵
دربندگی	۱۲		۱۳
الا	۱۴	۳	
شہود		۱۵	
وتراھم	۱۵		۱۱
حلول	۱۵		۲۴
جوداہم	۱۶	۳	
تو تسبیح	۱۶		۶
فرق	۱۶		۶
بکشائی	۱۶		۱۳
حملہ	۱۶		۲۵
ی آمد	۱۷	۱۰	
عاقبت	۱۷		۲۰
سل و	۱۷		۲۰
دبودی	۱۸	۱	
خود کرد	۱۸	۱۴	
نہ ایا گست	۱۹	۱۵	

صحیح	غلط	بیت	صفحہ
درین جا	۱۹	۱۷	
فی الصورۃ المختلفہ	۱۹		۲۳
قدم	۲۰	۹	
لاشریک	۲۰	۱۶	
رضی اللہ عنہ سے	۲۰		۶
صحت نامہ دیوان			
زہے	۲	۱۰	
من نہ	۳	۴	
زحولی	۳		۱۲
ساز	۳		۲۰
نہ سازی	۳		۲۱
انا انت	۴	۱۱	
عبد	۶		۲۸
اغفرلنا	۷	۹	
کاہ باسط	۷		۱۹
کاہ تبار	۷		۱۹
بودہ و	۸	۱۱	
بودہ	۸		۵
تنگی	۸		۱۳
بودہ	۹		۵
جمہ	۹		۲۰
باد	۹		۲۳
خاک باد	۹		۲۶
بود	۱۳		۱۸
زلفت	۱۳		۲۰
برائے	۱۳		۲۱
ہو بتو	۱۴		۱۶
شد	۱۴		۲۵
مشعل	۵	۱	
سحر	۱۵		۴
اے	۱۵		۱۹
ایمان	۱۵		۲۰
السما	۱۶	۶	
دانی	۱۶		۸
عہد	۱۷	۷	
وارہید	۱۸		۲۵
دوای	۱۹	۱۳	
جواز	۱۹		۲۳

صحیح	غلط	بیت	صفحہ
انسان	۱۹		۲۴
انکہ	۲۱	۵	
ہو جائے	۲۱	۱۳	
ز تو	۲۱	۱۵	
ہیچکس	۲۱		۱۳
زہے	۲۱		۲۱
بود	۲۱		۲۳
براند	۲۱		۲۷
کثرت واحمال	۲۲		۱۷
بادل	۲۲		۱۶
یا بشر	۲۳	۶	
فی	۲۶	۱۲	
زبنہ	۲۷		۲۳
بکرنہ	۲۷		۳۱
عکس	۲۸	۸	
شہریارم	۲۸		۲
زچشم	۲۸		۳
من	۲۸		۱۱
رحد را	۳۱		۵
دیدم	۳۱		۱۰
ہمان	۳۱		۲
احدرا	۳۱		۵
برزم	۳۲		۲۴
وجہ من	۳۲		۲۵
لفظ	۳۳	۹	
بدیدہ	۳۳	۱۵	
رویش	۳۳		۱۲
دلی نوازیم	۳۳		۱۴
اینما یم	۳۴	۴	
نہ باکس	۳۵	۲	
دماغ	۳۷		۱۲
باشی	۳۸		۲۱
صنم را	۳۹		۲۲
سپرد رہنمای	۳۹		۱۲
نشنو	۳۹		۱۴
یوسف	۳۹		۱۴
زرازد	۳۹	۵	
حضور	۳۹	۱۶	

صحیح	غلط	بیت	صفحہ
فسردہ	۳۹		۱۷
نیابد	۴۰		۱۳
خفت	۴۱		۱
غیبت وغربت	۴۱		۱۱
چشمک	۴۱		۶
غمزہ	۴۱		۸
فتان توشد	۴۲		۹
فدا گشتی	۴۲		۴۲
نہ شد	۴۳		۳۰
چون کہ	۴۳		۲۷
ای شہ	۴۳		۲۱
آتش عشق	۴۳		۲۰
ابدل	۴۳		۲۶
نیک خوی	۴۴		۱۷
زبے زادی	۴۴		۱۵
مرا	۴۴		۲۰
ردف	۴۴		۲۱
بما	۴۴		۳
بغیر تو	۴۴		۴
نقاشے تو	۴۴		۷
ان یکے	۴۴		۲۱
ان یکے	۴۴		۲۲
نور	۴۵		۲۸
صاحبدل	۴۵		۲۹
لطف	۴۵		۰
اللہ	۴۵		۱
ثنا خوانی	۴۵		۲
زلف	۴۶	۸	
بنائی	۴۶	۱۸	
زاہد	۴۷	۲	
گرہ	۴۸	۳	
نیابی	۴۸		۹
خدا ہستی	۴۹	۱۱	
آزردہ	۴۹		۱
غار	۴۹		۲

137058

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین حبیبک رب العالمین
احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وعلی وارث حالہ سید
الاولیاء الاولین والآخرین قطب الوجود غوث الثقلین شیخ محی الدین
محبوب سبحانی السید عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضی اللہ عنہ
امابعد خاکسار گنہگار امیدوار فضل رؤف شاہ محمد معروف قادری عفی اللہ عنہ گذارش کرتا ہے کہ
اس آخر زمانہ میں جو دجال لعین سے قریب ہو رہا ہے انواع واقسام کے مذاہب پیدا ہو رہے ہیں۔
لہذا مذہب وجودیہ جو حضرت آدم سے حضرت خاتم الصلوات اللہ علیہم اجمعین اور بزرگان امت
مرحومہ کا دین ایمان اسوقت تک مبنی اسپر ہے بطریق اختصار تحریر کیا ہے تا ہر شخص حقیقت حال سے
واقف ہو کر مذہب باطلہ سے توبہ کرے اور اس عاصی کو بدعائے خیر یاد فرماتے رہے اور نام اس
رسالہ کا مرآت الحقیقت رکھا۔ وھو ہذا۔ قولہ تعالیٰ ھو الاول ھو الآخر ھو الظاھر ھو الباطن
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس کی یہ تفسیر فرمائی۔ ھو الاول۔ لم یکن قبلہ شیئ۔ ھو الآخر۔ لیس بعدہ شیئ
ھو الظاھر۔ فلیس فوقہ شیئ۔ ھو الباطن۔ فلیس دونہ شیئ۔ یعنے اوسکے پہلے

Marfat.com

کثرت وصور اشیا بان عین واحد کہ مقصود و مطلوب تمام سالکون کا ہے اور اثبات
عبارت ہے مشاہدہ کرنے سے اوس عین واحد کے جمیع صورت مین اور ان سب کو عین
اوس واحد کا دیکھنا۔ پس لا الٰہ یعنے یہ صور متوہمہ غیر اوسکا منفی ہے اور راجع ہے سات ایک
اصل کے اور الا اللہ یعنے وہی واحد ہے جو سب صورتون مین نمایان ہے اور سلسلۃ
الذہب مین حضرت مولانا جامی نقشبندی قدس سرہ فرمائے ہین کہ کبراے عرفا قدس سرہ
نے معنی کلمہ طیبہ اسطرح کئے ہین۔ لیس شیئی مما یدعی الٰہا غیر اللہ۔ اور کتاب
بیضاء التوحید مین حضرت ابو حنیفہ ثانی مولانا محدث محمد عبد الحق دہلوی قدس سرہ فرمائے
جان تو کلمہ لا واسطے نفس جنس کے اور الٰہ اسم واسطا وسکے۔ اور معنی لفظ اللہ کا لغت مین
معبود مطلق ہے حق ہو وی وہ معبود یا مخلوق مخلوقات سے مثل ملائکہ واجنہ وکواکب وبتان
وغیرہ اوسکے جو کچھ کہ معبود جسکا ہووے۔ اور خبر لا جو محذوف ہے لفظ فی ہے۔ پس برین تقدیر
معنی کلمہ لا الٰہ الا اللہ یہ ہے کہ نہین ہے جنس معبود کوئی شے مگر اللہ پس بتحقیق حل کیا گیا
لفظ اللہ کا اوپر ہر معبود کواکب واصنام اور سوائے اونکے ملائکہ واجنہ وغیرہ پر اور حضرت
قطب وقت خواجہ بہاء الدین محمد نقشبندی قدس سرہ سے صاحب نفحات نقل کئے کہ فرمائے
لا الٰہ نفی الٰہ طبیعت ہے الا اللہ اثبات معبود بحق جل جلالہ۔ محمد رسول اللہ خود
در مقام فاتبعونی در آورد نست۔ حضرت مولانا خواجہ خرد قدس سرہ نقشبندی تفسیر مین
آیۃ ہو الاول ہو الاخر ہو الظاہر ہو الباطن کی تفسیر فرمائی۔ کہ او سبحانہ تعالے
بصورت ان چیزون کے ظاہر ہے نظر مین مشہود کے پس اشیا باطن ہین اوسمین اور

ہی ظاہر اشیا مین اور وہی ظاہر
اشیا و باطن اشیا ہے اور اشیا مین
سوائے ظاہر و باطن کے کوئی چیز
دوسری نہین ہے پس اشیا اشیا
ہین ہے بلکہ حقتعالی ہے سوا اور
حضرت مولانا جامی العلوم عبد العلی قدس سرہ
فنائے کہ ظہور خدائی واحد مین
تعینات و مظاہر بیشمار ہین اور
مسئلہ وحدت الوجود مین شریعت ہی
ثم اللہ کی کہ خلاف شریعت نہین
اور رسل صلوات اللہ علیہم اجمعین
حضرت نوح و حضرت یعقوب و حضرت
صالح و حضرت ہود وغیرہ علیہم السلام
نے بھون سے دعوت اپنی قوم کو
کہ بسوی اللہ کی ظاہر ہے ہر مظاہر
مین چنانچہ حقتعالی حکایت

۲

فرماتا ہے کہ یہ سبیل اپنے قومون سے
کہ اعبدوا اللہ ما لکم من الٰہ غیرہ
یعنے عبادت کرو تم اللہ کی کہ نہین ہے
تمہارے لئے غیر اللہ کا یعنے جو الٰہی کو تم
الوہیت کا گمان کرتے ہین عین اوسکا
ہے اور یہ تعین ہین
اور یہ آیت نص ہے اسمین کہ کوئی
الٰہی غیر اوسکا نہین ہے مگر اللہ
تاویل کرنا اسکی کہ نہین ہے
نزدیک جائے معنی لا الٰہ الا اللہ کے کوئی
بلا تاویل وہ ہے کہ کوئی
موجود نہین ہے مگر اللہ
اسی لئے لازم ہے بیچ
عین اللہ تعالے کے
مین حقتعالی حکایت فرماتا ہے قرآن مجید
حضرات رسل سلام اللہ علیہم اجمعین

اپنے قومون سے فرمائے قولہ تعالیٰ والی ثمود اخاھم صالحا قال یاقوم اعبدوا
اللہ مالکم من الٰہ غیرہ یعنے اور بھیجا ہمنے ثمود کیطرف اونکے بھائی صالح کو کہا
انہون نے اے میری قوم عبادت کرو تم اللہ کی تمہارے لئے کوئی معبود سوائے اوسکے
نہین ہے۔ قولہ تعالیٰ والی مدین اخاھم شعیبا قال یاقوم اعبدوا اللہ مالکم الٰہ غیرہ
یعنے بھیجا ہمنے مدین اونکے بھائی شعیب کو کہا اونہون نے اے میری قوم عبادت
کرو تم اللہ کی تمہارے لئے کوئی معبود سوائے اسکے نہین ہے۔ قولہ تعالیٰ والی عاد
اخاھم ھودا قال یاقوم اعبدوا اللہ مالکم من الٰہ غیرہ یعنے بھیجا ہمنے عاد کے طرف
اونکے بھائی ہود کو کہا اونہون نے اے میری قوم عبادت کرو تم اللہ کی تمہارے لئے
کوئی معبود سوائے اوسکے نہین ہے۔ قولہ تعالیٰ لقد ارسلنا نوحا الی قومہ فقال
یاقوم اعبدوا اللہ مالکم من الٰہ غیرہ افلا تتقون۔ یعنے اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے
نوح کو اونکی قوم کے طرف کہا اے میری قوم عبادت کرو تم اللہ کی تمہارے لئے
کوئی معبود سوائے اسکے نہین ہے کیا تم نہین ڈرتے۔ قولہ تعالیٰ فارسلنا فیھم رسولا
منھم ان اعبدوا اللہ مالکم من الٰہ غیرہ۔ یعنے پس بھیجا ہمنے ایک پیغمبر انہین مین سے
اسلئے کہ عبادت کرو تم اللہ کی تمہارے لئے کوئی معبود سوائے اسکے ہے۔ قولہ تعالیٰ
ومالکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر یعنے تمہارے لئے سوائے اللہ کے
کوئی دوست و مددگار نہین ہے۔ قولہ تعالیٰ ولا تدع مع اللہ الٰھا اٰخر لا الٰہ الا ھو
کل شیء ھالک الا وجھہ لہ الحکم والیہ ترجعون۔ یعنے اور مت پکار اللہ کے

ساتھ کوئی دوسرا معبود کوئی معبود سوائے اسکے نہین ہے ہر چیز
ہلاک ہونیوالی ہے مگر ذات اسکی
اوسی کے لئے حکم ہے اور اوسی کے
طرف تم رجوع کئے جاؤگے۔ قولہ تعالیٰ قل انما انا منذر وما
من الٰہ الا اللہ الواحد القھار
کہو سوائے اسکے نہین مین ڈرانیوالا
ہون اور کوئی معبود سوائے اللہ واحد
وقہار کے نہین ہے۔ قولہ تعالیٰ
ولا تجعلوا مع اللہ الٰھا اٰخر انی لکم
منہ نذیر مبین یعنے
نہ بناؤ اللہ کے ساتھ
کوئی دوسرا معبود مین تمہارے
لئے اوسکیطرف سے ڈرانیوالا
ہون۔ قولہ تعالیٰ وھو
الذی فی السماء الٰہ وفی
الارض الٰہ وھو الحکیم العلیم
یعنے وہی ہے جو آسمان مین
معبود ہے اور زمین مین معبود
ہے اور وہ حکمت والا جاننے
والا ہے۔ قولہ تعالیٰ ام لھم
الٰہ غیر اللہ سبحان اللہ عما یشرکون
یعنے کیا اونکے لئے
کوئی اور معبود
سوائے اللہ کے ہے پاک ہے اللہ اوس سے
جو وہ شریک کرتے ہین۔ قولہ
تعالیٰ اللہ فی السموات
والارض یعنے اللہ آسمانون
اور زمین کا خدا ہے۔ قولہ
تعالیٰ وھو اللہ فی السموات
والارض یعنے اور وہی اللہ

Marfat.com

آسمانون مین اور زمین مین ہے۔ قولہ تعالیٰ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ یعنے
پس جدہر پہر جاؤ اودہر منہہ اللہ کا ہے۔ قولہ تعالیٰ لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم
یعنے سوائے اس رحمٰن ورحیم کے کوئی معبود نہین ہے۔ قولہ تعالیٰ رب السموات
والارض وما بینھما فاعبدہ۔ یعنے رب ہے آسمانونکا اور زمینونکا اور جو کچھہ کہ انکے
درمیان ہے پس عبادت کرو اوسکی۔ قولہ تعالیٰ فلما اتھا نودی یا موسیٰ انی
انا ربک فاخلع نعلیک انک بالوادی المقدس طوی۔ وانا اخترتک
فاستمع لما یوحیٰ۔ انني انا اللہ لا الٰہ الا انا فاعبدنی۔ یعنے پس جب آیا
اسکے پاس ندا کی گئی اے موسیٰ تحقیق مین تیرا رب ہون پس تو اوتار اپنے جوتے
تحقیق تو وادی مقدس طوی مین ہے اور پسند کیا مینے تجہکو پس سن جو تیرے طرف
وحی کیجائے تحقیق مین اللہ ہون میرے سوائے کوئی معبود نہین ہے پس میری عبادت
کر۔ قولہ تعالیٰ لو کان فیھما الٰھۃ الا اللہ لفسدتا فسبحان اللہ رب العرش
عما یصفون۔ یعنے اگر آسمان اور زمین مین سوائے اللہ کے کوئی اور معبود ہوتا
البتہ دونون گڑجاتے پس پاک ہے اللہ پروردگار عرش کا اوس سے جو وہ وصف
کرتے ہین۔ قولہ تعالیٰ الم یروا الی الطیر مسخرات فی جو السماء ما یمسکھن الا
اللہ ان فی ذالک لآیات لقوم یؤمنون۔ کیا نہین دیکھتے طرف پرندہ کے
تسخیر کیا ہوا وسط سما مین نہین روکتا اونکو کوئی سوائے اللہ کے تحقیق اسمین البتہ
نشانیان ہین واسطے اسکے قوم کے جو ایمان لاتے ہین۔ قولہ تعالیٰ کل من علیھا

اطاعت کی رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اسنے اللہ کی۔ قولہ تعالیٰ وللہ
مافی السموات ومافی الارض والی اللہ ترجع الامور یعنے اور اللہ ہی کے
لئے ہے جو کچھ آسمانون مین اور جو کچھ زمین مین ہے اور اللہ ہی کے طرف رجوع
کئے جائینگے کل کام۔ قولہ تعالیٰ واعبد ربک حتی یاتیک الیقین یعنے
اور عبادت کر اپنے رب کے یہانتک کہ تجھکو حاصل ہووے یقین۔ قولہ تعالیٰ
ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم یعنے تحقیق وہ لوگ جو بیعت
کرتے ہین تجھسے سوائے اسکے نہین وہ بیعت کرتے ہین اللہ سے اللہ کا
اونکے ہاتون کے اوپر ہے۔ حضرت مولانا بحر العلوم قدس سرہ اسکی تفسیر مین
فرمائے جو لوگ بیعت کی آپ کی یا محمد وہ لوگ بیعت نہین کئے آپ سے مگر اللہ تعالیٰ
سے بیعت کی معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم عین اللہ تعالیٰ تھے اور صحابہ مشاہد
مشاہدہ اللہ تعالیٰ کے تھے کہ رسول خدا مظہر خدا ہین پھر تاکید فرمایا اللہ تعالیٰ نے
اسبات کی ہات اللہ تعالیٰ کا اوپر ہات صحابہ متابعین کے ہے اور یہان
تنہا مگر ہات رسول اللہ کا ہات پر اون بیعت کرنیوالون کے ہے پس معلوم ہوا
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عین اللہ تھے مشاہدہ صحابہ مین۔ قولہ تعالیٰ انہ
بکل شیء محیط یعنے تحقیق وہ ہر چیز کو گھیرنے والا ہے حضرت مولانا بحر العلوم اسکی
تفسیر فرمائے۔ کہ حق تعالیٰ سب چیز مین محیط ہے اور یہ احاطہ نہین ارباب توحید
محمول احاطہ ذاتی پر ہے کیونکہ محکوم علیہ ضمیر انہ ہے اور ضمیر دلالت نہین کرتی ہے

ان بشاء الله۔ یعنے اور نہین چاہتے ہو تم مگر یہ کہ چاہے اللہ۔ قولہ تعالے
قل اللہ ثم ذرھم یعنے کہہ اللہ ہے خالق آسمانون اور زمین کا ہے پھر چھوڑ دے
ان کو حضرت خواجہ شیخ شبلی قدس سرہ اسکی تفسیر فرمائی۔ لازم ہے کہ دائم ملازم
حقتعالی کا رہے اور دست بردار ماسوی اللہ سے ہوئے۔ قولہ تعالی لا تحزن
ان اللہ معنا یعنے مت غم کھا تحقیق اللہ تعالے ہمارے ہمراہ ہے۔ قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان اللہ ولم یکن شیئ غیرہ یعنے اللہ تھا اور کوئی
چیز سوائے اوسکے نتھی۔ حدیث لا الہ غیرک یعنے نہین کوئی معبود سوائے تیرے
حدیث من احبنی فقد احب اللہ ومن اطاعنی فقد اطاع اللہ۔ یعنے
جس نے مجکو دوست رکھا پس تحقیق دوست رکھا اسنے اللہ کو اور جس نے میری
اطاعت کی پس تحقیق اس نے اطاعت کی اللہ کی حدیث لا تسبوا الدھر فان
اللہ ھو الدھر یعنے مت برا کہو دہر کو پس تحقیق اللہ ہی دہر ہے۔ حدیث لا تقبحوا
الوجہ فانہ خلق علی صورۃ الرحمن یعنے مت برا کہو منہ کو پس تحقیق اللہ ہی
کی صورت پر پیدا کیا گیا ہے حدیث من عرف نفسہ فقد عرف ربہ یعنے جس نے
اپنے نفس کو پہچانا پس تحقیق اپنے رب کو پہچانا۔ حدیث الحق غیور من غیرتہ انہ
لم یجعل الیہ طریقا سواہ یعنے حق غیرت دار ہے اپنے غیرت سے تحقیق اسنے
اپنے طرف کوئی طریقہ سوائے اسکے نہین بنایا حدیث الخلق عیال اللہ یعنے مخلوق اللہ کی عیال ہے
حدیث طاعت اللہ فی طاعۃ الوالد ومعصیۃ اللہ فی معصیۃ الوالد یعنے اللہ کی اطاعت

ایمان یا رسول اللہ فرمائے ایمان یہہ کہ تم ایمان لاوین میری رویت پر حدیث الحق ینطق
علی لسان عمر یعنے حقتعالی عمرؓ کے زبان پر کلام کرتا ہے۔ حدیث رایت ربی لیلۃ
المعراج فی احسن صورت امرد شاب قطط یعنے دیکھا مینے اپنے رب کو شب معراج نہایت
حسین امرد جوان کامل کی صورت مین حدیث لعلیؓ کرم اللہ وجہہ کن موحدا ولا تکن
من اھل التوحید یعنے فرمائے رسوخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے علی مرتضیٰ سے موحد ہو اور
اہل توحید سے نہو حدیث لا یقولن احدکم یا خیبۃ الدھر فان اللہ ھو الدھر یعنے نہ کہی کوئی
تم مین سے برائے زمانہ کے کیونکہ اللہ ہی دہر ہے حدیث انی لاجد نفس ربکم من
قبل الیمن یعنے مین تمہارے رب کو یمن کے طرف پاتا ہون حدیث الامور کلھا خیرھا
وشرھا من اللہ یعنے تمام کامون کی برائی اور بھلائی اللہ کے طرف سی ہے حدیث الا کل شئی
ما خلا اللہ باطل یعنے خبردار ہو ہر چیز سوائے خدا کے باطل ہے حدیث من رانی فقد
رای الحق یعنے جسنے مجکو دیکھا اوس نے حق کو دیکھا حدیث السلامۃ فی الوحدۃ والا
فات بین الاثنین یعنے سلامتی ایک پنے مین ہے اور افات دوئی مین ہے حدیث
کل شئی یرجع الی اصلہ یعنے ہر ایک چیز اپنے اصل کے طرف رجوع کرتی ہے۔ حدیث
انا فوق العرش احد وفی السماء احمد وفی الارض محمد وفی تحت الثرا محمود
یعنے مین عرش کے اوپر احد اور اسمان مین احمد اور زمین مین محمد اور تحت الثری مین محمود
ہون۔ حدیث کل جمیل من جمال اللہ یعنے ہر خوبصورت اللہ کے جمال سے ہے حدیث
الایمان بالقدر نظام التوحید یعنے ساتھہ تقدیر کے ایمان لانا نظام ہے توحید کا

حدیث الحق بین اللہ فی الارض
یعنے جو اسود دنیا
یعنے اللہ کا ہے بندون سے حدیث
ما تاہ الحق من اللہ بعبد فقد بایع
اللہ یعنے جو اسود دنیا تم اللہ کا
الحجر من اللہ یعنے جو اسود دنیا تم اللہ کا
ہے بیعت کی اللہ سے حدیث الوضوء
بیعت کی اللہ سے حدیث مسند امام احمد
صالح اللہ یعنے سوا سچ سے خدا کی
السید ھو اللہ یعنے سید اللہ ہے
حدیث من رانی فقد رای الحق یعنے
جسنے مجکو دیکھا تو
شرح لمعات مین
عبان ربہ یعنے اوسکے
نزدیک اوسکے
دین مین
دین حق ہے جاب
برابر کہ احمد
دیکھا اعرابی
انا انت انت انا
تو ہے تو مین ہے
حدیث قدسی
حدیث قدسی الانسان
ہمیشہ اور مین اوسکا ہمیشہ
حدیث قدسی الانسان
یہ یعنے انسان باعث ظہور
اپنے رب کا ہے حدیث
قدسی کل الاحسان
قدسی ما تقدم وما تاخر
وما صمت وما فعل فعلا وما
توجہ بیشی وما غاب عن شئی الا
انا نفس کہ تجھکو الا انا
ولا انا غیرہ یعنے انسان نے

Marfat.com

کوئی شئے کہائی اور نہ پی اور نہ بیٹھا اور نہ بات کیا اور نہ چپ رہا اور نہ کوئی کام کیا اور نہ کسی کی طرف
متوجہ ہوا اور نہ کسی شئے سے بھاگا مگر مین آسمین اسکا محرک ہون نہین ہے وہ مکر مین اور نہ مین
اسکا غیر ہون حدیث فذ مال ال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ
فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش
بہ ورجلہ التی یمشی بہ یعنے ہمیشہ میرا بندہ قربت حاصل کرتا ہے میرے نفلون سے
یہان تک کہ مین دوست رکہتا ہون اسکو پس ہو جاتا ہون کان اسکا کہ اس سے
سنتا ہے اور آنکہہ اسکی کہ اس سے دیکہتا ہے اور ہاتہہ اسکا کہ اس سے پکڑتا ہے
اور پاؤن اسکا کہ اس سے چلتا ہے - صاحب تحفۃ المرسلہ لکہے ہین کہ ان الحق سبحانہ
تعالی ھو الوجود ان ذلک الوجود لیس لہ شکل ولا حد ولا حصر ومعہذا ظہر تجلی
بالشکل والحد ولم یتغیر عما کان من عدم الشکل وعدم الحد بل لان کما کان والوجود
واحد والالباس مختلفہ ومتعددہ وان ذلک الوجود حقیقۃ جمیع الموجودات وباطنہا
وان جمیع الکائنات حتی الذرۃ ولا تخلوا من ذلک الوجود - یعنے تحقیق حق سبحانہ تعالی
وہ وجود ہے تحقیق یہ وجود اوسکے لئے کوئی شکل وحد وحصر نہین ہے باوجود اوسکے ظہور اوسکے
تجلی کا شکل اور حد کے ساتہہ ہے اور نہین متغیر ہوا اوس حالت سے کہ جسپر تہا بسبب ہونے شکل اور ہونے
حد کے بلکہ اب بہی ویسا ہی ہے جیسا تہا اور تحقیق وجود ایک ہے اور لباس مختلف اور متعدد ہے اور تحقیق
یہہ وجود حقیقت تمام موجودات کی ہے اور تحقیق تمام کائنات یہانتک کہ ذرہ بہی اوس وجود سے خالی نہین
حضرت امام غزالی رضی اللہ عنہ مشکوۃ الانوار مین لکہے ہین - ان الکل نورہ بل لا ہویۃ لغیرہ الا بالمجاز

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھو مع کل شیئ لا بمقارنۃ یعنے حق تعالیٰ
سب شی کے ساتھ ہے نہ اینکہ نزدیک اوس شی کے ہے حضرت مولانا جامی رضی فرماے
ع غیر یکذات در دو عالم کو ✤ لیس فی الکائنات الا ھو ✤ قولہ تعالیٰ۔ واللہ خلقکم
وما تعملون یعنے ہر قدرت و فعل کہ ظاہر و مظاہر سے ہے فی الحقیقت اللہ تعالیٰ
سے مظاہر مین ظاہر ہے حضرت محی الدین عربی رضی اللہ عنہ فرماے۔ وان الممکنات
لھا رائحۃ الوجود یعنے بدرستیکہ ممکنات نہین ہے ان سب مین موجودگی بلکہ
جو کچھ کہ موجود ہے وہ ذات واجب تعالیٰ ہے حدیث قدسی ان اللہ خلق آدم
علی صورتہ۔ حضرت مولانا روم رضی اللہ عنہ فرماے ع گر نبودی ذات حق اندر
وجود ✤ آب و گل را کے ملک کردی سجود ✤ حضرت قطب وقت شیخ ابو العباس مرسی
رضی اللہ عنہ فرمائے۔ لیس فی الدارین الا ربی وان الموجودات کلھا معدومۃ الا
وجودہ۔ یعنے نہین ہے دارین مین سواے میرے رب کے اور تحقیق موجودات
کلھم معدوم ہین سوائے وجود واجب تعالیٰ کے حضرت امام الموحدین محی
الدین عربی رضی اللہ عنہ فرمائے۔ الحق محسوس والخلق معقول بل اللہ
باقی وھو منزہ باعتبار الذات ومشبہ باعتبار الصفات۔ شعر۔ انما الکون خیال
وھو حق فی الحقیقت ✤ کل من یفھم ھذا حاز اسرار الطریقۃ ✤ صاحب نصوص
فرمائے۔ العارف من یری الحق فی کل شیئ بل براہ عین کل شیئ یعنے عارف
نہین دیکھتا ہے حق تعالیٰ کو بیچ کل شی کے بلکہ دیکھتا ہے حق تعالیٰ کو کل

شیخ کا حضرت امام قیصری رضی اللہ
عنہ فرماے۔ ان الموجودات بدو
جہ وجہ الاسم کلہا مظاہر الحق و موجودہ
وجہ تجلی اسمہ وجودہ اسمہ کانوار وجودہ
وجودہ اسمہ وبقاہ اسمہ وجمیع صفاتہ
بل ھو الذی ظہر بذہ الصور کلہا
فہی الحق للما لتہ والخلق بالتعیین
الخ تحقیق کہ موجودات ذاتون
کہ اون سے اسم مظہر حق اور
ظاہر ہین اور روشن ہین اون مین
اور وہ اسم حق تعالیٰ کے ہے
اور تحقیق ہین بندہ ظاہر
حق تعالیٰ کے اسم ہین
خلق تعالیٰ کے دو وصف
ہین وصف اول حق وصف ثانی
خلق تعالیٰ کے دو نعت ہین
نعت اول قدم نعت ثانی حدوث
اور حق تعالیٰ کے دو اسم ہین
اسم اول رب تعالیٰ کے اسم ثانی
عبد۔ حضرت امام قیصری رضی اللہ
عنہ فرماے۔ لا یکون الانسان انسانا الا
بالحجر لان الانسان انما ہو
الانسان بالروح وروحہ وصفہ
الحق تعالیٰ

نگاہ رکھین اور روشن ہین اون مین
اور تحقیق صوفیون مین بندہ ظاہر
ہوا ان صوفیون سے سب سے اور
تحقیق حقائق ہی اصالت سے اور
خلق سات متابعت کی جہت
سے اور ۹
مولانا سید عبد الکریم جیلی رضی اللہ
عنہ فرماے۔ ولہ نعتان الوصف
الاول الحق والوصف الثانی الخلق
ولہ نعتان النعت الاول القدم
والنعت الثانی الحدوث ولہ اسمان
الاسم الاول الرب الاسم الثانی
العبد یعنے حق تعالیٰ کے دو وصف
ہین وصف اول حق وصف ثانی
خلق تعالیٰ کے دو نعت ہین
نعت اول قدم نعت ثانی حدوث
اور حق تعالیٰ کے دو اسم ہین
اسم اول رب تعالیٰ کے اسم ثانی
عبد۔ حضرت امام قیصری رضی اللہ
عنہ فرماے۔ لا یکون الانسان انسانا الا
بالحجر لان الانسان انما ہو
الانسان بالروح وروحہ وصفہ الحق تعالیٰ

Marfat.com

ہوالحق یعنے نہین نام ہے انسان مگر مجازاً کیونکہ انسان نہین مگر روح سے اور روح حقیقت مین وہی حق ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرمائے۔ ما رایت شیاء الا ورایت اللہ۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمائے۔ ما رایت شیاء الا ورایت اللہ معہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرمائے۔ ما رایت شیاءً الا ورایت اللہ فیہ حضرت علی مشکلکشا رضی اللہ عنہ فرمائے۔ ما رایت شیاء الا ورایت اللہ بعدہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ فرمائے۔ اذا تم العبودیۃ فعیشہ عیش اللہ حضرت شیخ دین معروف کرخی رضی اللہ عنہ فرمائے۔ لیس فی الوجود الا اللہ ایضاً لیس فی جبتی الا اللہ ایضاً انا ربکم فعبدونی۔ نہین ہے بیچ وجود کے سوا اللہ کے۔ نہین ہے میرے جبہ مین مگر اللہ ہے مین ہون رب تمہارا پس عبادت کرو میری۔ حضرت سلطان بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ فرمائے۔ سبحانی ما اعظم شانی ایضاً سوال کئے کہ عارف کو بھی حجاب ہوتا ہے حضرت بایزید جواب دیئے کہ حق تعالیٰ کو حجاب نہین ہوتا ہے حضرت سید الطائفہ خواجہ جنید رضی اللہ عنہ جواب مین حدیث۔ کان اللہ ولم یکن معہ شیئ کے فرمائے الان کما کان یعنے تہا اللہ تعالیٰ ہرگز نہتی ساتھ اللہ تعالیٰ کے کوئی دوسری شئے۔ یعنے اب بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ تہا ایضاً فرمائے التوحید اسقاط الاضافات یعنے توحید دفع کرنا ہے اضافات کا حضرت شیخ رویم رضی اللہ عنہ فرمائے توحید دور کرنا ہے آثار بشریت کا اور ثابت کرنا ہے الوہیت کا اپنے پر یعنی اپنے کو معبود جاننا ہے صاحب نزہت الارواح رضی اللہ عنہ فرمائے حقسبحانہ تعالیٰ

وفی القلب فواد وفی الفواد روح وفی الروح سر وفی السر نور وفی النور انا
یعنے جسد آدم پارہ گوشت ہے اور گوشت مین قلب ہے اور قلب مین دل ہے
اور دل مین روح ہے اور روح مین سر اور سر مین نور اور نور مین مین ہون
جو حق سبحانہ تعالیٰ وتقدس ہون۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرمائے
العجز عن الادراک ادراک یعنے شناخت کیواسطے مغایرت لازمی امر ہے
جبکہ حق تعالےٰ ہمسے خارج نہین اور عین ہمارا ہی شناخت عین کی محال ہے
حضرت جنید رضی اللہ عنہ حضرت شبلی رضی اللہ عنہ سے فرمائے جو اسرار
توحید منے تمسے مخفی کہی تمنے برسر ممبر علانیہ کہتے ہو حضرت شبلی کہے۔ انا اقول وانا
اسمع ہل فی الدارین غیری۔ یعنے مین کہتا ہون اور مین سنتا ہون نہین ہے
دارین مین کوئی سوائے میرے۔ حضرت ابو سعید خراز رضی اللہ عنہ فرمائے
جب مین حقتعالیٰ کو ڈھونڈتا تھا اپنے کو پاتا تھا اب جو اپنے کو ڈھونڈتا ہون
تو حق تعالیٰ کو پاتا ہون۔ صاحب سر الاسرار فرمائے کہ وجود ایک ہے
اور جو کچھ کہ موجود ہے حقیقت محمدی ہے کہ بصورت تعینات ہے ایضاً
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنے نہین ہے کوئی معبود سوائے ذات واحد
حق تعالےٰ کے اور محمد رسول اللہ ظہور حقتعالیٰ ہے۔ حدیث الفقر
سواد یخفی کل شیء وبیاض یظہر کل حق شیء۔ یعنے فقر سیاہی ہے کہ پوشیدہ
ہوتے اوسمین کل اشیا اور سپیدی ہے کہ ظاہر ہوتی ہے حقیقت

والاضافات والنسب والوجوهات ۔ یعنی ذات عبارت ہے وجود مطلق سے
بہ سقوط جمیع اعتبارات واضافات ونسبت ھا واسبابہا کے ۔ صاحب کتاب
اساس المعرفت فرمائے ہمہ اوست حقیقت ہے کہ ہرگز خلاف شریعت
نہین بلکہ مطابق شریعت وعین شریعت ہے اور عینیت شریعت وحقیقت
مثل غنچہ عین گل وگل عین غنچہ ہے کیونکہ وہی غنچہ ہے کہ بعد شگفتہ ہونیکے
گل ہوتا ہے پس شریعت مثل غنچہ سربستہ ہے اور حقیقت مثل گل شگفتہ
ہے ۔ امام الطریقہ شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ سے نقل ہین
ہے ۔ اما توحید آنست کہ حق تعالے در ازل بنفس خود نہ بتوحید دیگر ہمیشہ بود بوصف
وحدانیت ونعت فردانیت موصوف ومنعوت کان اللہ ولم یکن معہ شیئی
ھالک الا وجہہ ونکفت یہلک تا معلوم شود کہ وجود ہمہ اشیا در وجود او امروز
ھالک است وحوالہ مشاہدہ اینحال فردا در حق محجوبانست والا ارباب بصایر و
اصحاب مشاہدات کہ از مضیق زمان ومکان خلاص یافتہ اند این وعدہ در حق
ایشان عین نقد است واین توحید الہیت کہ از تہمت نقصان بریست وتوحید
خلایق بسبب نقصان وجود ناقص ۔ صاحب رشحات فرمای کہ حضرت
مولانا جامی نقشبندی رضی اللہ عنہ سے سوال کئے کہ دعوت ماثورہ مین کہ
اللھم اشغلنا بک عمن سواک جو آیا ہے جبکہ غیر وسوای حق تعالی کچھہ
نہین ہے پس یہ دعا کی کیا معنی ہے ۔ جواب دئے کہ کاف خطاب اشارہ

حضرت امام غزالی رضی اللہ عنہ فرمای۔ کہ وہ چیز کہ علما کہتے ہین کہ حق سبحانہ تعالی
داخل عالم ہے نہ خارج عالم اشارہ ہے اتحاد وجودی کے عالم کے ساتھ کیونکہ
غیر عالم ہوتا داخل ہوتا یا خارج اوس سے اور وجود کہ کہتے ہین کہ حق سبحانہ تعالی
جہت مین ہے و نہ مکان مین یہہ بھی اشارہ عینیت پر ہے کیونکہ جس وقت کہ سب وہ
ہوے جہت و مکان بھی وہی ہوگا پس مکان کے تین مکان جہت کے تین
جہت محال ہے کیونکہ موجب تسلسل اماکن و جہات ہوتا ہے اور وہ جو ثابت ہوا ہے
قبلہ آدم علیہ السلام و فرزندان آدم قبلہ خلیل الرحمان علیہ السلام ہے اور قبلہ داود
علیہ السلام و سلیمان و تمامی انبیا علیہم السلام بیت المقدس اور قبلہ عیسی علیہ السلام
جہت مشرق یہہ بھی دلالت کرتا ہے اسپر کہ معبود حقیقی عالم سے باہر نہین اگر عالم سے باہر
ہوتا تو ہدایت و ارشاد امم بعبادت و سجود طرف جہاد کے اور تحقیق و تخصیص و تعیین
جہات مین ضلال و اغوی ہوتے کہ تضییع تھی اہل ہدایت بعینہ ارباب ضلالت ہوتے
پس اس صورت مین ابہام خلاف مقصود ہے۔ صاحب نفحات فرمای کہ حضرت
ابو الحسن مغربی رضی اللہ عنہ ایک مغارہ مین عزلت گزین تھے ایک بار عرض کی
الٰہی کب مین تیرا بندہ شاکر ہونگا ارشاد ہوا کہ جب تو منعم علیہ کو غیر اپنے سے نہ دیکھیگا
حضرت خواجہ جنید رضی اللہ عنہ فرمای۔ لیس فی جبتی سوی اللہ۔ یعنی نہین ہے جبہ مین
میرے کوئی سوائے خدا کے۔ ایضاً اور فرماے۔ عارف بھی حق ہے معروف بھی
حق ہے۔ قرار داد محققین رضی اللہ عنہ ہے کہ معیت حق سبحانہ تعالی کی ساتھ

مخلوق کے ذات و صفات سے
ہے نہ فقط صفات سے قال اللہ
تعالی واللہ معکم قولہ تعالی
ونحن اقرب الیہ من حبل الورید دلالت بعد
حقیقی سے ہے۔ حضرت سلطان العارفین
بایزید رضی اللہ عنہ فرماے کہ
عالم تجاوز کیا اور دریا عشق
بشری نہین کیا اور دریا تو
وجود کے شرح عالم فرماے کہ عارف
خدا ہی اللہ عنہ فرماے کہ
وجود کے شرح عالم فرماے کہ عارف
فعل خدای

ارادہ خدای کو بس۔ ایضاً
ترک سب کو کہ عارف و معروف
ایک ہی ہے۔ ایضاً فرمای حقیقت
توحید کی یہ ہے کہ اوس کو
فرمای کہ تمام مخلوقات کو
حضرت ابو الحسن ترقانی رضی اللہ عنہ
فرماے اول بندہ اللہ ہے آخر بندہ اللہ ہے
رضی اللہ عنہ فرماے کہ توحید
اللہ تعالی کا ہے اور ہمارا تو ہی قدرت

اوٹھالے۔ قل اللہ ثم ذرہم۔ یعنے کہہ اللہ اور سب کو چھوڑ دے۔ حضرت ابو العباس
رضی اللہ عنہ فرمائے توحید وہ ہے کہ دلپر خطرۂ غیر حق تعالی نگذرے۔ حضرت ابو العباس
رضی اللہ عنہ فرمائے۔ لیس فی الدارین الا رب وان الموجودات کلہا معدومۃ الوجود
یعنی نہین ہے دارین مین مگر رب میرا اور تحقیق موجودات کلہم معدوم ہین مگر وجود اوسکا
حضرت شیخ شرف الدین رضی اللہ عنہ فرمائے۔ فنا توحید مین عبارت ہے کمال استغراق
وحدانیت مین اور مقام فنا مین جیسا کہ نمک طعام مین یا جو چیز کہ کان نمک مین گری نمک
ہو جاوے۔ من عرف الحقیقۃ فی التوحید سقط منہ کم وکیف یعنے جسنے پہچانا حقیقت
توحید مین ساقط ہو جاتی ہے اوس سے کم وکیف۔ حضرت شیخ ابو عبد اللہ جلا رضی اللہ
عنہ فرمائے جسکے تمام افعال حضرت حقسبحانہ تعالی کے دیکھے وہی موجود ہے۔ حضرت
ابن عطا رضی اللہ عنہ فرمائے۔ جو حقیقت کہ تو جانتا ہے اسم بندہ کا ہے کیونکہ ذات الٰہی
بے نشان ہے۔ ایضاً فرمائے کہ توحید وہ ہے کہ ایک قایم رہے صاحب ارشاد اللہ
فرمائے۔ ذات وصفات من حیث تحقق ایک ہین اور من حیث التعقل مغایرت
اعتباری رکھتے ہین جیسا کہ مشک اور بو اوسکی وجود مین ایک ہین۔ ایضاً فرمائے
خلاصی دلکی ہے دانست غیر سے حق تعالی کے۔ ایضاً فرمائے بت پرست گرفتار تشبیہ او
اہل تنزیہ گرفتار تنزیہ ہین اور یہ اندھے پنے ہی دونو گروہ کے کہ شہود حقسبحانہ تعالی
مرتبہ تنزیہ و مرتبہ تشبیہ مین محجوب ہین اور نہین سمجھے الحق منزہ والخلق مشبہ ایک
حقیقت ہے کہ مرتبہ تنزیہ مین منزہ اور مرتبہ تشبیہ مین مشبہ ہے۔ حضرت ابو تراب

موجود ہون حق تعالیٰ سے اور مومنین موجود ہین میرے لیے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے۔ الملک وجودی و
الملکوت قلبی والجبروت روحی واللاہوت سری لان ذاتی مظہر العالمین۔ یعنے
ملک وجود ہے میرا اور ملکوت قلب ہے میرا اور جبروت روح ہے میری اور لاہوت
بھید ہے میرا کیونکہ ذات میری مظہر عالمین ہے۔ حدیث فرمائے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم۔ یا صدیق افرکی فی بلالی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عرض کیے۔ لیس اللہ
شریک۔ کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے۔ الست کاحدکم اور جب آیت
فقالوا البشر یہدوننا نازل ہوئی تب فرمائے۔ لست کاحدکم۔ صاحب دقایق
المعانی فرمائے۔ ما فی الجبۃ الا اللہ۔ ایضاً النور ذات الانسان۔ ایضاً قول محقق
ما عرف اللہ غیر اللہ وما یقول اللہ الا اللہ۔ حضرت محی الدین عربی رضی اللہ عنہ
فرمائے۔ الحق محسوس والخلق معقول بل اللہ باقی والکل فانی وہو منزہ باعتبار
الذات ومشبہ باعتبار الصفات۔ یعنی اللہ تعالیٰ محسوس ہے اور خلایق معقول ہے
بلکہ اللہ باقی ہے اور سب فانی ہے اللہ تعالیٰ منزہ بہ اعتبار ذات کے اور مشبہ باعتبار
صفات کے۔ حدیث رایت ربی بصورت الخمس یعنے دیکھا مین خدا کو بصورت
اسب کے حدیث رایت ربی بصورت عائشہ رضی۔ یعنے دیکھا مین رب کو میرے بصورت
عائشہ رضی کے۔ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ فرمائے۔ رایت ربی بصورت امی
یعنی دیکھا مین نے رب کو میرے بصورت نبی الامی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرمائے
غوث اللہ باللہ یعنے پیچھا ہین اللہ
کو اللہ سے۔ حضرت جواب بہ بیل نبی اللہ
عنہ فرمائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ
وسلم تمالک حضرت کسوت شریعت ہین
بطریق تشبیہ تمثیل خلق کو بھی دائر
تمالک کیا نسبت حضرت نور نبیا اور نور کو
من اللہ نور۔ یعنے تحقیق کرتا ہے
تمہارے طرف اللہ سے نور
اگر تمالک نور ہوتے تمالک ہوتے دونوں
یطرون الکلب وتم لا یبصرون
اگر تمالک ہوتا جیسا کہ تمالک ہمارا
اور تمہارا ہے کیون سا پیتے
ہیں ہم کیون سا پیتے ہیں
حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر رضی اللہ عنہ
فنای
دوا رکھتا ہے کہ درخت سے آتی
انا اللہ کی صدا نکلی اور درخت
درمیان ہو کون روا ہین رکھتا ہے
کہ منصور حلاج کے صدا انا الحق نکلی
اور منصور درمیان ہو
زبان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کلام
ملک ہی زبان منصور سے انا الحق
کلام ہوا کا کام ہے
کلمان بشارت ہے جنت کی
صاحب دقایق المعانی فرمائے
حق تعالیٰ کلام اللہ مین حقیقت خود
کہ ما فی الجبۃ الا اللہ۔ ایضاً
بجواز اطلاق کیا ہے۔ وادی طوی
فرمائے۔ اگر رب کے الف و لام
مطلق لا یجوز الا اللہ۔ ویجوز الا اللہ

والسلام مقید فی وصف الخلق کما یقال رب الدار - ورب المتاع - اور قصہ یوسف علیہ السلام
کہا - اذکرنی عند ربک - ایضاً قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا من ذات اللہ و
موجود اثر من ذاتی یعنے مین ذات الٰہی سے اور موجود ذات میری ذات سے ہے - حضرت
نظامی رضی اللہ عنہ فرماتے ہے بیند ہمہ جا عارف آگاہ ہو اللہ + درویش ہو اللہ و شہنشاہ
ہو اللہ + باشیشۂ انوار جلالی و جمالی + خورشید ہو اللہ و ہم ماہ ہو اللہ + چون جملہ خدا گشت
ز تو ہیچ نماندی + خواہی تو انا اللہ بگو خواہ ہو اللہ + اللہ طلبی روبرہے عشق نظامی +
العشق ہو اللہ ہو اللہ ہو اللہ + حضرت مغربی رضی اللہ عنہ فرماتے ہے چون عکس
رخ دوست در آئینہ عیان شد + بر عکس رخ خویش نگارم نگران شد + چون عزم
تماشای جہان کردہ ز خلوت + آمد بہ تماشای جہان عین جہان شد + ہم پردہ بر
انداخت ز رخ کردہ تجلی + ہم پردہ خود گشت پس پردہ عیان شد + ای معنی
آن یار کہ بے نام و نشان بود + از پردہ برون آمد و با نام و نشان شد +
حضرت بابا کمال جندی رضی اللہ عنہ ہے من از تو جدا نبودم تا بودم + اینست
دلیل طالع مسعودم + در ذات تو ناپدیدم معذورم + در نور تو ظاہرم اگر موجودم +
ایضاً ہے چون بعضی ظہورات حق آمد باطل + پس منکر باطل نشود جز جاہل + در کل
وجود ہر کہ جز حق بیند + باشد ز حقیقت الحقایق غافل + حضرت شیخ عبد اللہ یلیانی
رضی اللہ عنہ ہے ما جملہ خدای پاک و پاکیم + نی ز آتش و باد و آب و خاکیم +
حضرت مولانا جامی نقشبندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہے تا چند حدیث جسم و الجاذ جہات

گه برگ و نهال است ؛ بخود نسبت کنی فعل خدا را ؛ ازین فعلت همیشه انفعال است
حضرت مولانا روم رضی الله عنه فرمائے ؎ هر لحظه بشکل آن بت عیار بر آمد ؛
دل بر دو نهان شد ؛ هر دم به لباس دگران یار بر آمد ؛ گه پیر و جوان شد ؛
گه نوح شد و گرد جهان را بدعا غرق ؛ خود رفت به کشتی ؛ گه گشت خلیل و نور
دل نار بر آمد ؛ آتش گل ازان شد ؛ یوسف شد و از مصر فرستاد قمیصی ؛
روشن کرد عالم ؛ از دیده یعقوب چو انوار بر آمد ؛ تا دیده عیان شد ؛ یونس
شده در بطن همگ رفت بدریا ؛ از بهر طهارت ؛ موسی شد و جوینده دیدار
بر آمد ؛ بر طور روان شد ؛ عیسی شد و در مهد همین داد گواهی ؛ بر پاکی مریم
از معجزه او نخل پر از بار بر آمد ؛ زان روح روان شد ؛ با قد همون بود که
می آید و می رفت ؛ هر قرن که دیدے ؛ با عاقبت آن شکل عرب وار بر آمد ؛
دارای جهان شد ؛ حقا که همون که میگفت انا الحق ؛ در صورت منصور ؛ منصور
نبود آنکه دران دار بر آمد ؛ نادان بگمان شد ؛ رومی سخن کفر نه گفت و
نه گوید ؛ کافر نشود او ؛ کافر شده آنکس که بانکار بر آمد ؛ از دوزخیان شد ؛
حضرت خواجه خواجگان معین الدین چشتی رضی الله عنه فرمائے ؎ من نمیگویم انا الحق
یار میگوید بگو ؛ چون نگویم چون مرا دلدار میگوید بگو ؛ ایضاً ؎ صفات و ذات
چو از هم جدا نمی بینم ؛ بهر چه می نگرم غیر خدا نمی نگرم ؛ ایضاً ؎ عارف و معروف
بمعنی یکیست ؛ هر که خدا را بشناسد خدا است ؛ حضرت عبد القدوس گنگوهی

در حقیقت غیر حق باشد عدم ؛ بود عالم ز وجودی بیش نیست ؛ شو ز ارباب یقین بر ظ
مایست ؛ حضرت مغربی رضی الله عنه فرماید ؎ ز دریا موج گوناگون برآمد ؛ ز
بیچونی برنگ چون برآمد ؛ گهی در کسوت لیلی فرو شد ؛ گهی در صورت مجنون برآمد
چو یار آمد ز خلوتخانه بیرون ؛ همون نقش درون بیرون آمد ؛ ازین دریا بدین
امواج هر دم ؛ هزاران گوهر مکنون برآمد ؛ چو شعر مغربی در هر لباسی ؛ بغایت دلبر
موزون برآمد ؛ صاحب رموز فرماید ؎ بر نقش خود راست فتنه نقاش ؛ کس
نیست تو در میانه خوش باش ؛ حضرت سعدی شیرازی رضی الله عنه فرماید ؎ ره
عقل جز پیچ در پیچ نیست ؛ بر عارفان جز خدا هیچ نیست ؛ ایضاً ؎ ندانی که چون راه
بردم بدوست ؛ هر آنکس که پیش آمدم گفتم اوست ؛ حضرت شیخ فریدالدین عطار رضی الله
عنه فرماید ؎ چشم بگشا که جلوه دلدار ؛ متجلی است از در و دیوار ؛ او به پیش تو
ایستاده چو سرو ؛ سر فرو برده تو نرگس وار ؛ آب را تو تمام ژاله نگر ؛ ژاله را
عین آب می پندار ؛ خویشتن را تو در میانه مبین ؛ سد اسکندر از میان بردار ؛
خود انا الحق زد از لب منصور ؛ خود برآمد ز شوق بر سر دار ؛ گفت انا احمد بلا میم ؛
از زبان محمد مختار ؛ رب ارنی بگوش خود خود ریخت ؛ خود ز خود کرد حسرت دیدار
باز خود گفت لن ترانی را ؛ بهر چه بهر گرمی بازار ؛ ناظر خود خود است و خود منظور ؛
خود تماشا و خود تماشا کار ؛ خود پیمبر شد و پیام آورد ؛ گشت خود معترف
نمود اقرار ؛ عاشق خود خود است و خود معشوق ؛ غیر او نیست دیگری زنهار ؛ تاب

ذات را بدانی گو در نقطه ذات را ببینی
ببینی که خدا از توحید انیت گو در
نقطه ذات را بیابی گو در انی
که بجز تو نیست خدا نیست
حضرت مولانا روم رضی الله عنه
فرماید ؎ بیت کسی سوای تو گر آفرین
بود نگیست دیگر ز نهار بود
بده بدوی خود را ز بود

هم تو ببین جمال خود هم تو بگو ثنای تو ؛ نیست مجاز راز تو نیست گزاف ناز تو ؛ راز برای
گوش تو ناز تو هم برای تو ؛ هم پدری و هم پسر هم نبی و هم شکر ؛ کیست نگر کسی دیگر
کیست کسی بجای تو ؛ سایه تست ای پسر هرچه که هست خیر و شر ؛ سایه فگنده ای
پسر در دو جهان همای تو ؛ ایضاً ترا چشم معانی احول آمد ؛ خیالت زان کند
با تو دو روئی ؛ تو پشت آئینه دیدی همه عمر ؛ برویش در نگر تو مطلق او ائی ؛ تو اب
ساکنی بیرون چشمه ؛ نداری جنبشی تا در سبوئی ؛ سبو بشکن مترس اینک . لب جو ؛
چو در جو آمدی مطلق تو آدمی ؛ ایضاً وجود ما وجود موجد ماست ؛ هر آن موجی
کز آن دریاست دریاست ؛ حضرت عراقی رضی الله عنه فرمائے ؛ زهی جمال تو
رشک بتان یغمائی ؛ وصال تو هوس عاشقان شیدائی ؛ حجاب روی تو هم روی
تست در همه حال ؛ نهانی از همه عالم زبسکه پیدائی ؛ عراقی از پی تو در بدر همیگردد
تو خود مقیم درون دلش هویدائی ؛ حضرت احمد جام رضی الله عنه ؛ می توحید چون
در جام کردند ؛ بمستان الست اعلام کردند ؛ بهر کاریست فاعل ذات مطلق
بشر را در میان بدنام کردند ؛ همی خواهست آنکه خود را ظاهر آرد ؛ عیان خود گشت
انسان نام کردند ؛ ایضاً ؛ هر دم بذات جمله عیانست آن یکی ؛ در صورت
بشر عیانست آن یکی ؛ در صورت بشر چه نگه میکنی بغیر ؛ نی بی بشر کجا بیانست آن یکی
در خویشتن ببین که خداوند هم توئی ؛ بحر محیط جمله جهانست آن یکی ؛ والله که جز تو
نیست دنیا کسی خدا ؛ زیرا که شکل و صورت جانست آن یکی ؛ صاحب گلشن راز

حق اندر باطل آمد کار شیطان باطل
حق اندر باطل آمد کار شیطان باطل
حضرت میر درد رضی الله عنه فرمائے
در رباعی چو فرقت بود و وصل حباب
گر وصل حباب و حباب و موج باشد
چون چشم بود و سرمه ای در دو
موج بود و سرمه ای در دو
گر وصل حباب و حباب و موج باشد
حضرت مولانا جامی نقشبندی

رضی الله عنه فرمائے
اردو دعا کر پاس فی الکائنات
الا هو ؛ ایضاً ؛ مجاز کو پیغمبر
پیغمبر است ؛ هر که گوید حق بگفت
آن کافر است ؛ صاحب بعد النصوص
الله یوم القیمة لاهل المحشر فی الصور
یعنی خلق کی لیا حق تعالی قیامت میں
اهل محشر کے واسطے بصورت
قبلوه ؛ صاحب نکات فرماتے
حق کو پہچانا ؛ حقیقت کو پہچانا
حقیقت کو پہچانا ؛ حق تعالی کی پہچان
حقیقت کی پہچان ؛ حق تعالی کی پہچان
حقیقت کی پہچان ؛ حق تعالی کی پہچان

وجود شی کا وجود حق تعالیٰ کا ہے تغیر و تبدل کو اوسمین راہ نہین - ایضاً سہ
خود را خود کنم زین سجدہ ننگ و عار نیست ٭ ہر خدا بین را بغیر از خود پرستی کار نیست
یار در شکل زلیخا خود خریدار خود است ٭ چشم دل بگشا ببین یوسف سر بازار نیست
ایضاً ای صوفی صافی کہ خدا میطلبی ٭ کوری مگر از خویش جدا میطلبی ٭ حق با تو
زبان زبان سخن میگوید ٭ سر تا قدم اوست کرا میطلبی ٭ ایضاً ای آنکہ طلب گار
خدا آید خدا ایکہ ٭ حاجت بطلب نیست شمائید شمائید ٭ ایضاً از اصل حقیقت
چو خبردار شدی ٭ ای یار بدان راز چو ہشیار شدی ٭ چون فاعل خیر و شر
خدا را دیدی ٭ دیدی گنہ از خویش گنہ گار شدی ٭ حضرت حکیم سنائی رضی اللہ
عنہ فرمائی سہ در دیدہ بدیدہ ام توئی بنمائی ٭ در لفظ و عبارتم توئی گویائی ٭ اندر
راہ تو می پیمائی ٭ فی الجملہ توئی مرا چہ میفرمائی ٭ صاحب ارشاد العارفین فرمائی
وحدت خلاصی دلکی ہے دانست سے غیر اللہ کے - حضرت ابن یمین رضی اللہ عنہ
فرمائی سہ دو عالم چیست نقش صورت دوست ٭ چہ جای نقش صورت بلکہ خود اوست
حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ
فرمائی - لا سماء ولا ارض ولا ساکن فیہما الا ہو - یعنی نہین ہے آسمان اور نہین ہے
زمین اور نہین ہے اونمین رہنے والی مگر اللہ تعالیٰ ہی - حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ فقہ
اکبر مین فرمائی - فاللہ تعالیٰ واحد لا من طریق العدد ولکن من طریق انہ لا شریک
لہ لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد - حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ فرمائی

اس معنے کی یہین۔ قولہ تعالی سنریھم اٰیٰتنا فی الافاق وانفسھم حتی یتبین لھم
انہ الحق۔ قولہ تعالی اولم یکف بربک انہ علی کل شیٔ شھید قولہ تعالی الا انھم
فی مریۃ لقاء ربھم الا انہ بکل شیٔ محیط قولہ تعالی ھو الاول ھو الاٰخر ھو الظاھر ھو الباطن
اب قدری اعمال و احوال و ثمرات معتقدان وحدت الوجود جسکو دیدار الٰہی جلشانہ کہتے ہین سماعت فرمائیے
حضرت علامہ ابو السعود تفسیر آیۃ ارنی انظر الیک مین فرمائے۔ وھو دلیل علی ان رویتہ اللہ تعالی
جائزۃ فی العقل۔ ومن قوۃ القلوب فی باب الرویۃ عن عبد الواحد بن زید رضی اللہ عنہ
ذھبالی وقوع رؤیۃ اللہ تعالی فی الدنیا صاحب ثمرات مکیہ لکھی ہین قولہ تعالی فمن کان یرجوا
لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا۔ یرجوا صیغہ مضارع کا ہی حال
و استقبال کو شامل اور کوئی تخصیص حال و استعمال کی آیۃ معظمہ مین واقع نہین ہوی حصول لقائے
جل شانہ عمل صالح و عدم شرک پر ہی پس تمامی مومنین پر جواز رویت الٰہی ہی۔ طیبی شرح مشکوۃ
مین ہی اعلم رویت اللہ تعالی فی الدنیا ممکنۃ یعنی رویت الٰہی دنیا مین ممکن ہی۔ تفسیر عین
المعانی مین صحیح مسلم کی حدیث ابی امامہ رض اعلموا انکم لن تروا ربکم حتی تموتوا یعنی جانو تم جب تک
کہ نہ مروگے رب کو تمہاری نہ دیکھوگے۔ کیونکہ موت مفارقت روح کی ہی بدن سے اور انقطاع تصرف
کا ہی اوس سے۔ اور بیچ حالت فنا کے سالک غیب ہو جاتا ہی حسوں سے تمام اقسام و احکام دنیوی سے
پس ہوتا ہی مثل میت کی حالت دنیا مین بحکم انکم لن تروا ربکم حتی تغیبوا عن الاحساس بجمیع
الاحکام الدنیویۃ فلا مخالفۃ الاصول۔ حضرت مولانا روم رض لکھے ہین کہ حضرت محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماے ہی کہ خواہد کو بیند بر زمین ٭ مردہ کو میرد ظاہر یقین ٭ مرا بو بکر نقی را

حضرت شیخ عثمان ہارونی فرماتے ہیں چون چراغ کہ بر چشم عیان دیده است حق را

حضرت شیخ سعدی فرماتے ہیں رویش نگریم و سجده ایم ٭ در مذہب ما همین نماز است ٭ دیده از دیدنش

چرا بندم ٭ محمد اہل دین را دین پناہست ٭ حضرت رابعہ بصریہ سے کسی نے جنکی عبادت کرتی ہو اسکو دیکھتے ہو فرمائے

نہ دیکھتی ہرگز عبادت نا کرتی حضرت حافظ شیرازی فرماتے ہیں چو مستعد نظر نیستی وصال مجو ٭ کہ جام جم نکند سود

وقت بی بصری ٭ ایضا صد ملک دل بدہم نظر میتوان خرید ٭ خوبان درین معامله تقصیر میکنند ٭ وله ـ دل سرا

پرده محبت اوست ٭ دیده آئینه دار طلعت اوست ٭ بینجا بش مباد منظر چشم ٭ زانکه این گوشه خاص خلوت اوست

حضرت ابو علی احمد فرماتے ہیں اگر دیدار الہی ہمسے ساقط ہو تو رسم عبودیت کا ہمسے ساقط ہو جائیگا یعنے زندگی نہوگی حضرت مونا مرد

مرد ملک امردمان دیدند خرد ٭ در بزرگی مردمان کس نبرد ٭ در کدو از این جمله تن را در نظر ٭ در نظر رو در نظر رو در نظر ٭ گر

نظر در شیشه داری گم شوی ٭ زانکه در شیشه است اعداد دوئی ٭ در نظر بر نور داری ازهی ٭ از دوئی اعداد جسم

نهی ٭ حضرت احمد جام فرماتے ہیں کہ بینی یار را ٭ بر جمال خود نظر کن اندکے ٭ صاحب مرآة العارفین فرماتے ہیں حدیث

شریف میں ہے تو ان الله عیانا عیانا عیانا ـ اس تکرار میں لطیفہ ہے یعنی شہود کے تین مرتبہ ہیں شہود آیات

شہود صفات شہود ذات کما قال الله تعالی اولم ینظروا فی ملکوت السموات والارض قوله تعالی سنریهم آیاتنا فی الآفاق

وفی انفسهم حتی یتبین انه الحق قوله تعالی الا انهم فی مریة من لقاء ربهم الا انه بکل شیء محیط حضرت کاوزالحی

فرماتے ہیں ٭ سر خود را بر ارم ز نقاب ٭ چشم خود را بسوئی خود بنداز ٭ که توئی حسن و هم توئی دیده ٭ بنظرهای خود بشو

نظر ٭ صاحب ارشاد العارفین فرماتے ہیں ـ سالک کو ابتدا میں توجه نظر ہستی پر چاہئی کہ اینت سالک کی ہے اور اینت

سالک کی ذات سالک کی ہے لیکن بذات اپنی متوجه ہے اور وحدت بی شرکتے اپنے مشغول ہوئی تا یکتائی وحدت کو

اپنے پہونچے حضرت شطار پاک فرماتے ہیں ـ تا ز تو عکسے بود در آئینه ٭ عکس تو معبود تو بر آئینه ٭ هان ز عکس خود تو معبود مساز

137058

Marfat.com

هو القادر

بسم الله الرحمن الرحیم

باب الف

اول و آخر خدا ظاهر و باطن خدا
هست ظهور خدا بر ملا و در خلا

چشم حقیقت کشا سر حقایق شنو
عین محمد بود صورت رب العلا

سبعه صفات خدا صورت احمد شده
دیدن من دید حق گفت ازین مصطفی

سبعه صفات نبی صورت دیگر گرفت
صدق و عدالت جا حیدر مشکلکشا

عصمت زهرا بوده نور امامت شده
قطب وجود آمده جام حقیقت نما

بحر و موج و حباب اسم بود جمله آب
خلق و محمد خدا هست یکی نی جدا

ناظر و منظور حق عابد و معبود حق
گونه نماید ترا این ز خدا ایمنا

ظاهر ما حق بود باطن ما حق بود
دعوی ما حق بود جمله خدا ایم فدا

ولہ

اے که حسد تو خود ترا زیبا
چشم تو بر لقاے تو بینا

خود همه آئی و همه باشی
رهے سفاک و خود سر در عنا

امر بود از خود کنی لا منفی
بار جا باید غیب که گردی

غیب تو غیب که نا شوی اخفا
زین دو بود بوده بخود بیش فدا

ولہ

نیست در اسرار و عیان غیر از خدا
پس همه جوئی در زمین و در سما

بجز صورت ابو حق را صورت دیگر ندا
نقش در فانی و خلق باشد روا

پس ز انجمن باشد روا عین حق
نیست جز تکرار واحد اسم کدا

ولہ

ما و من بر می نوشد فدا
حاضر و غایب خدا باشد خدا

تا بکار دهم خدا باشد خدا
هر چه دانی هر چه بینی حق بود

چشم بکشا تا نماید حق بود
گر شکار بر شمار صد هزار

نیست جز تکرار واحد اسم کدا
چیست ما و من جمال باطنی

خود وجود حق بود ما هستیما
اخفا بوی نوری آتی بدن

نقش ما در باب تا باقی خدا
نور دیده ایم ز

نقش بر نقش نمایی بنگرا
نقطه از خط جدا باشد بگرا

موج از دریا نمی گردد جدا

خود تو میگوئی که حق را مثل نے
جمله کثرت شاهد وحدت بود ۲
یکنظر از چشم چشم بین
شرک و کفر و زندقه باشد دوئی
من فدائے شهوار یکه تاز
نیست موجودے دگر غیر از خدا
اوست واجب نیست ممکن غیر او
چون خدا خود آمده اندر وجود ۲
گه حباب و موج و گه دریا شده
گاه میگوید که عبدٌ ملذنبٌ
گاه ساجد گاه مسجود آمده
گاه گوید رب ارنی دم بدم ۲ ۲
گه گواه عصمت مریم شود ۲
گه انا بشر همیگوید عیان
گاه تیغ لاکشد بر ما سوا
خالق و مخلوق دامرکین بود
گر ترا باور نیاید جان من

مثل خود گردیده بنما بما
تو چرا انکار سازی اے عمی
شاهد و مشهود نبود جز خدا
من گفتم گفت شرع مصطفی
کو خدا را دیده باشد بر ملا
نیست غیرے در ظهور و در خفا
او غیور از غیر باشد اے فتا
خوشنما آمد در انوری قبا
گه سراج و شمس و گه بدر الدجا
گاه میگوید انا رب العلی
که کنشت و کعبه محراب دعا
گاه گوید لن ترانی موسیا ۲
گاه رندی مے کش و گه پارسا
گاه گوید مارمیت اذ رمی
گاه الا الله گوید بر ملا ۲ ۲
اسم عین و غیر مرا در روا
از چه میخوانی به قرآن اینما

وله

کیست ما جز تو ای فدا بادت کس
حاشیه افتادگان روز جزا
مرحبا صد مرحبا ای فدا کلیم
غایب از تو بصر را تو بصیر
چشم ایمان نعمت دیدار تو
جان دارا جان نمیرد بر تو فدا

وله

سید المرسلین حبیب خدا
شافع عاصیان بروز جزا
نفس نفسی بجو انبیا گویند
رحمت تو معاون الغربا
بینوایان روز محشر را
کیمیا اشارت زابر دیو کنا
چونکه از نور ذات موجودی
جامه زو صاف حق تراز بیا
توئی موسن وحق بود موسن
چشم ۴

وله

حبیب خدا احمد مجتبی
رسول خدا خاتم الانبیا
صلواة خدا شه سزاوار تو
نه زیبد سجود ملایک ترا
زهی جادوی سرخوش نرگست
ز گنج خفی حق شده برملا
خدا از تو ظاهر شده بی گمان
نبودی اگر تو نه بودی خدا
فدای فدایت فدا گر شود
کند بادشاهی بملک بقا

وله

یا محمد ذات تو سر خدا
وصف تو اوصاف ذات کبریا
مینماید وجه حق در وجه تو
بارک الله بر رخت ای باصفا
بحر بی پایان بود سر احد
ذات والا یتو آمد آشنا
در میان عبد و رب منظم توئی
زین سبب هر دو بحسنت مبتلا
میکند معبود عابد را بحق
خاک کویتو عجائب کیمیا
چون انا انت برایت حق بگفت
ای من و جان جهان بر تو فدا

وله

یا محمد روی تو روی خدا
لمعة انوار شمس الضحی
چشم و دل آئینه رویتو اند
رویتو آئینه وجه خدا
پیشتر در ذات بودی مندمج
اکنون در ذات تو حق شد رونما
نرگس تو فتنه انگیزی کند
حق ز کنج مخفی آمد بر ملا
در حقیقت عین حق هستی توی
زان شدی از لوث حادث مصطفی
از چه گفتی روی خود را روی حق
عینیت از حق نبودی گر ترا

چشم ۴

نیست ظل کی بجسم نورانی
در دید حق نگردد طفا
حق نماید ز رویتو بوصف
سیر آمد
شد صلواة خدا ترا لایق
حق تعالی
سجده انس و جان نگشت روا
چونکه وصف خدا نگنجد
نیست جز ذات حق بتو شیدا
هست آبای علوی سفلی تو
واحدیت ز وحدت پیدا
چشم اول بیک دوئی بیند
چشم اول کنه ذات ازل
چشم حق صاف گشته است از
فیض اقدس بچشم روشن تو
جان عالم بچشم روشن تو
وله
دائره عالم حق نقطه خال مصطفی
آینه خدا نما نور جمال مصطفی

چیست حدیث مصطفی طیبتم کلام کبریا
هست به فهم عارفان قیل و قال مصطفی

چشم ز چشم آشنا قلب بقلب رهنما
مطلع نور کبریا بدر کمال مصطفی

هست بسی در جهان وصل لنور ایزدی
ذات خدا یرا سزد ذوق وصال مصطفی

نعمت اخری فدا رویت کبریا بود
لذت رویت خدا عین جمال مصطفی

وله

رهبر و رهنما ولی خدا
جمله عباد را بود مولا

قلب و روح محمد عربی
شد بجا گویمت چو صلی علی

ظل هو الله مثال تو آمد
در خدائی از آن شدی یکتا

مصطفی خاتم النبی آمد
توی ای شاه خاتم الخلفا

تا بود در رسید کونین
سید الاولیا توی بخدا

وصف تو میکند زبان بینی
شرح تو میدهد کلام خدا

من فقیرم تو شاه انس و ملک
من اسیر بلا تو عقده کشا

دولت لازوال میخواهم
چون توئی مخزن عطا و سخا

نقطهٔ بای تسمیه چو توی
در دعائے فدا کن اجرا

وله

دستگیرم کیست اندر دو سرا
غیر تو یا حضرت غوث الورا

مقتدائے را توی محبوب خاص
محی دین و شرع احمد مصطفی

پیر و شاه رسالت بوده
جمله اقطاب جهان را پیشوا

تا مشرف گشتی از پائے رسول
زیر پایت سر نهاد اولیا

بنت ما را اجتبا جی پاسکی
عاصیم از شوق رو انفس شقی

چون تو را کرده خدا حاجت روا
دستگیرم شو برائے مصطفی

اسے من و جامع فدا اسے راه تو
بنگر نظر از تو بود ما را کفا

وله

اسے وجود تو وجود مصطفی
اسے نمود تو نمود مصطفی

از فریدان تی نما نمود مصطفی
تا گرفتی بجد

۵

[illegible]

وله

[illegible]

Marfat.com

بدین دانش موحد بینوی تو
چو من در عین عین عین دیدم
عاشق دار با مسخ عقل کجا و من کجا
جوهر پیغامبرانم گوهر با صفا منم
فتنهٔ اشقیا منم رونق اصفیا منم
امت مصطفی منم خادم مرتضی منم
منم بر صورت باری تعالی
زمین پیدا شده غیب و شهادت
چو ذات حق محیط آمد کجا غیر
بیا در روی من بین رویت حق
نه بودم من نه هستم من نه باشم
ز تعلیم نبی دیده گشودم
چو غیری نیست ذات پاک او را
ظاهر و باطن نباشد جز خدا
گاه عرش و کرسی و لوح و قلم
گه ملا و گه خلا گه نار و نور
گاه عبد و رب و ستار العیوب

وله

وله

وله

ترسی از خدا ای مرد ترسا
فدا بر وجه حق گشتیم شیدا
نیست می لقا منم عقل کجا و من کجا
شمع ره هدا منم عقل کجا و من کجا
رویت کبریا منم عقل کجا و من کجا
بر رخ خود فدا منم عقل کجا و من کجا
منم در کسوت خیر البرایا
ز من موجود گشته جمله اشیا
بدان خود را تو عین حقتعالی
ز بی تیصیر چو شد چشمت مجلا
نیم جز ذات پاک او تعالی
ندیدم شکل مجنون غیر لیلا
فدا بر خویش شد مفتون و شیدا
در لباس فقر باشد کبریا
گاه بحر و بر و گه ارض و سما
گاه ممکن گاه واجب گه خدا
گاه باشد مقتدی و مقتدا

وله

نمیز حسن ذات خویش ای عین
ای عین ساباتند هیچ اصلا
شده موجود عالم از وجودم
ز غیب اندر شهادت گشته پیدا
بحر نامیکه خوانی عین آنم
مرا زیبد که باشد جمله اسما
بحر شکل که خوانم روی نامم
منم مطلق تقید نیست اصلا
ز عشق و فرش از نه تا بملکوت
ظاهر و پیدا
الا خوای جمال یار کن
بین العین ان ان جنگ
فدا از جان و تن بر ما فدا تو
جمال جمله شد با قدت مولا

وله

جلوه گر گشته به شکل مصطفی
دهد ولایت نزدیک هست خدا

Marfat.com

گاه جمال و گه جلال و گاه نور
گاه خلق و خالق و ارض و سما

گاه عرش و کرسی و لوح و قلم
گاه بحر و بر و گه صبح و مسا

گاه دین و کفر و کعبه گاه دیر
گاه نجم و ماه و مهر بی ضیا

گاه غیب و گه شهادت بوده ام
گاه نفس و گاه عقل با صفا

گاه صدیق و عمر عثمان غنی
گاه گردیدم علی مشکلکشا

گاه جسم و گاه روح و گاه قلب
گاه سلطان و وزیر و گه گدا

گاه حادث گه قدیم و گاه نور
گاه عین و غیر و گاهی رهنما

گاه باسط گاه قابض گه مضل
حجر اسود گاه مروه گه صفا

گاه گویم ربنا افتح لنا
گاه میگویم انا الحق بر ملا

گاه گویم همچو سلطان بایزید
نیست اندر جبه ام غیر از خدا

اینهمه اوصاف حق دان بالیقین
هر زمانی سر زند این فدا

ولہ

هی چه شده این دل دیوانه را
سوخت طلسمات پریخانه را

آتشی در جنت و دوزخ زده
شکر کنم همت مردانه را

دشمن من جان و دلمن شده
موقع شکوه بیگانه را

در سر سودای خم زلف او
دین ز ازل آمده بیعانه را

غمزه تو فتنه گر عالم است
مست کند چشم تو فرزانه را

شحنه بازار وجودم فدا
حمزه کنم شیشه و پیمانه را

تو مرا نام و نشانی چکنم نام و نشان را
تو مرا جان و جهانی چکنم جان و جهان را

فانی از خویش نگشتم ز دل و روح رمیدم
چو دگر هیچ نماندم چکنم قهر و امان را

عین در عین عیانی هدف و تیر کمانی
من و تو جمله جهانی چکنم وهم گمان را

تو که خود غیر خودستی تو که خود عین خودستی
تو که خود شین خودستی چکنم شرح کیان را

از خم باده وحدت ز ازل مست قدستم
جز از خویش ندارم چکنم عشق بتان را

بخدا غیر خدا من نیم و کس هم نیست
خود محاط است و محیط است چکنم فاش عیان را

قل هو الله احد لایق هستی است فدا
جان و تن جمله فدا است چکنم سود و زیان را

باب الباء

ماه من چون کشد ز چهره نقاب
خور برخ می برد ز ابر حجاب

تنگ شد کار غنچه از دهنش
از لب خنده زن گلاب چو آب

در خیال تو رنج گنج بود
عذب از جان بود به عشق عذاب

توی موجود غیر تست عدم
خود محاط طلب تو بود و خطاب

تاج فغفور و قیصر دور ان
در دمی شد بباد همچو حباب

ناظر روی یار بود فدا
زین وجه حافظه نکرد کتاب

ظهور ذات همانست امشب
دفور فضل رحمانست امشب

صفات اندر ردای کبریا شد
که نور ذات تابانست امشب

بحسن و لطف حق به پیشش
چو یوسف صد غلامانست امشب

عدم راز هستی سر و کارنے
حقیقت برنگ مجازی بود
ولایت بود دید و دیدِ حق
محال است وصلش بغیر از فنا
نه دو ذات بود در حقیقت هر شد
محمد بود عین رب اے فدا

ولہ

بیان وصف احمد لا بیانست
ظهور عالم ایجاد و تکوین
بگرد روے او زلف پریشان
فدا خود را فدائے چشم او کن

ولہ

رقصم از بربط و چغانهٔ اوست
هستی و نیستی و غیب و شهود
لذت وصل و ذلت هجران
لطف و اسلام و فضل و قدر و مدام
قیس و فرهاد و واثق و حسرت
اے فدا دل اسیر خال و خط است

ولہ

شاه کون و مکان علی ولیست

مگر ذات حق را که بوده است
چو معنی بحرفے نمود آمده است
نبوت که اصل شنود آمده است
ز عقل و خرد پس فزود آمده است
خدائیست کاندر شهود آمده است
ز عکسے بشخصے درود آمده است
نشان او نشان بے نشانست
فروغ نور آن سلطان جانست
ز سوز خسته جانم دو انست
ز هے تیر نگاهش دل نشانست
ذوقم از بادهٔ شبانهٔ اوست
قطرهٔ بحر بیکرانهٔ اوست
جمله انواع یک بهانهٔ اوست
شرح الطاف دوستانهٔ اوست
حرفے از دفتر فسانهٔ اوست
دلفریبے ز دام و دانهٔ اوست
رونق جسم و جان علی ولیست

چونکه بجز الله و نسبت آمده
فرق وهمی در میان او و من
لا اله گفت و الا الله گفت
نیستم بالله غیر حق فدا

در نشان و بی نشان پیداست کیست
در سویدای دل و در عین چشم
در موحد کیست و در ملحد کدام
نار و نور و موسی و فرعون کدام
کیست اندر اولیا و انبیا
در یزید و در شمر و اندر حسین
آدم و ابلیس و خیر و شر کدام
چون فدا پرسید از من گفتمش
در نهان و عیان من همه اوست
گل صد برگ و سنبل و ریحان
در سنان و سیوف و تیغ و تبر
در وجود و شهود و بست و کشود
حرف غیری بکار ما نخورد

بی نشانی را نشان دیگر است
این بیان از داستان دیگر است
پس چه مشرک را گمان دیگر است
این حدیثم از زبان دیگر است
در میان جسم و جان پیداست کیست
در عیان و در نهان پیداست کیست
در یقین و در گمان پیداست کیست
در سهام و در کمان پیداست کیست
در گدا و در شهان پیداست کیست
در جهیم و در جنان پیداست کیست
در لباس انس و جان پیداست کیست
جز تو ای سر نهان پیداست کیست
بلکه نام و نشان من همه اوست
یار غنچه دهان من همه اوست
در سهام و کمان من همه اوست
در قیاس و گمان من همه اوست
در کلام و بیان من همه اوست

من بجز عشق فدا انجا
در مکان و لامکان من همه اوست

غیر خدا کون و مکان هیچ نیست
روح و روان جسم و جان هیچ نیست
ذات احد ما جب و ممکن بود
جمله عدم وصف و نشان هیچ نیست
ذات بذات عاشق و معشوق شد
هست عیان سر و نهان هیچ نیست
اهل خدا جمله خدا شد بود
نیست یقین جز گمان هیچ نیست
غیر خدا در دو جهان هیچ نیست
در همه ذات مکان و لامکان هیچ نیست
غیر از این کون و مکان هیچ نیست
جز وصال عین کمال خدا است
نقاش نقش آدم و فغان هیچ نیست
جز نگاه عین حقیقت نگر
غیر خدا خوف و امان هیچ نیست
نام و نشان هست خدا تا فدا
غیر خدا نام و نشان هیچ نیست

در عیان و در نهان من همه اوست
صورت جسم و جان من همه اوست
گل و بلبل و نغمه جام مدام
بار نازک بیان من همه اوست
تیغ و تیر و سنان و گرز و بم
زین و رکاب و عنان من همه اوست
در دو جهان
نار و نور و جنان من همه اوست
عرش و فرش و لوح و قلم
لامکان و مکان من همه اوست

Marfat.com

کفر و اسلام و شوکت و نکبت
خوف و امید از کسے نبود
ما و من نیک و بد کعبه کنشت
هرچه گویم هرچه می شنویم
ظاهر و باطن اول و آخر
عینت غیریت خلا و ملا
هستی حق را و نیستی بعدم
واحدیت واحدیت وحدت
گر ز ایمان بهره خواهی
نیستم غیر حق فدا بخدا

وله

مرا صورت بشکل موجد است
نه بیند غیر حق را هیچ دیده
تعدد نیست لاکن در مرایا
منم مظهر منم مظهر چگویم
شود اطلاق شے بر خلق و خالق
نه نه یک بود زاول و آخر
اگر مهتاب را بینی کسے دو

نفس و شیطان گمان من همه اوست
زانکه خوف و امان من همه اوست
بلکه جمله جهان من همه اوست
صوت و حرف و زبان من همه اوست
غیب و شهود و جان من همه اوست
حق و باطل بتان من همه اوست
آنچه هست و نیست جان من همه اوست
شام و صبح و زمان من همه اوست
بالیقین دان جهان من همه اوست
اسم و وصف و نشان من همه اوست
نظر گر منعکس سازی هویداست
بحق حق کسے را دیده بیناست
همون یک صورت مولا تعالی است
من از حق حق ز من گشته هویداست
محض یکذات ابی قطره دریاست
گهے بارش گهے گرما و سرماست
بود مهتاب یک دو زو جویباست

Marfat.com

گر بذهن تو نام حق باشد
فقر نبود که با نوائی هست

گر هی بر فدا ابا بد راه
غوث اعظم چو رهنمائی هست

دلم از رحمت غفار شد مست
وجودم از وجود یار شد مست

صوارد دوش یکه تاز وحدت
بکعبه حیدر کرار شد مست

شب اسرا حبیب ذات مطلق
ز ذوق لذت دیدار شد مست

چو دیده وجه خود در عین احمد
ز حسن خویشتن چار شد مست

شده ظاهر ز گنج مخفی آخر
چه بر سر بازار شد مست

بهر صورت بهر سیرت عیان شد
انا الحق گفته خود بردار شد مست

چو فرعونی گهی رب العلا گفت
گهی چون موسی از انوار شد مست

گهی در کسوت محبوب سبحان
ز جام وصلت دلدار شد مست

بحق حق همون بیچون و چون شد
خدا سر گشته زین اسرار شد مست

فتنهٔ روزگار من دست منست دو امنست
مهوشی گلعذار من دست منست دو امنست

نام و نشان من توئی عین و عیان من توئی
آفت جان من توئی دست منست دو امنست

از دل و جان بریده ام شیشهٔ ننگ شکسته ام
الفت تو خریده ام دست منست دو امنست

آمده ام برای تو دیده کنم سرای تو
حرق کنم سوای تو دست منست دو امنست

مهر جلال کبریا ماه جمال مصطفی
سر علی مرتضی دست منست دو امنست

قطب وجود آمدی عین شهود آمدی
حب دو دو آمدی دست منست دو امنست

ولہ

ولہ

ولہ

از نگاه بی نگاهان الغیاث
ورنگاه چشم من و من در چشم او
ای کمال حسن جانان الغیاث
شان الغیاث
ز ذات و وصف تو بان از زبان
فدا از بنی کی چون بیت گرفت
الف الله دانستی فاش نمی گوید
چو طبل ابجدی با تو چه گوید

ولہ

غنیمت بود مرد بیشتر باشد
زیر صورت سوی دیدار دیدت باشد
زنای تا به دو زلف زره تا فدا
سود در دلشن نبود طلعت باشد

۱۲

هر نوبت که باشد نوبت باشد
مکان و لامکان و قلب و دیده
بهر جا جلوه گاه و خلوت باشد
ز عین چشم مردم کن نظاره
بکی غیب و شهادت کسوت باشد
بکاجمشید و دارا و دی کسوت باشد
بهر رفعت که بی رفعت باشد

Marfat.com

موج و بحر و قطره جمله آب دان
از خلاف عقل نادان الغیاث

او ز من معروف من عارف بود
از طلسم سرّ ان الغیاث

غیر حسنش کیست در عالم فدا
فتنهٔ دین آفت جان الغیاث

باب الجیم

یا محمد حق ترا گفتم سراج
نور ذاتی روح قدسی شد زجاج

انبیا را پیشوائی جز تو نیست
بر سریر قرب حق هستی تو تاج

حق ترا ما را توئی فریادرس
فرع را از اصل باشد احتیاج

درد بیدرمان هجران الفدا
جز وصال یار کی دارد علاج

باب الحا

چند نوشی لباس اهل صلاح
امتحاناً بمیکده اصباح

ساقی میفروش را دریاب
از مئے جانفزا بزن اقداح

بهر نفس ار خوری حرام بود
بهر حق نوش کن که هست مباح

تا ز قید دوی برون آئی
چار عنصر گذار و شو ارواح

فتح خیبر بود بدست علی
روز و شب کن وظیفه فتاح

تا علی ولی نگردد ها
از وجودت فدا نبود نجاح

باب الخا

قبلهٔ دل گوشهٔ ابروی شیخ
کعبهٔ جان فی الحقیقت روی شیخ

هر که او روی مصطفی را دید
دید را دید هر که در دیده
هر که خود را بعینه دیده
ره چو گم شد دلیل بیخبری است
آنکه منظور حق شود چو فدا
بود رویت حق جمال محمد
کلام الهی احادیث سنه
ظهورات کثرت و اجمال وحدت
وصال خدا هر ولی را میسر
چو معراج احمد بود امتیان را
شود تاج عشق برین ای فدا
ایکه از ذات حق شدی موجود
واحدیت چو تحت وحدت شد
ذات تنزیه را تولی تشبیه
عین در عین عین می بینم
فرق جز احولی نبود فدا
هر آن کس ناظر نور نظر شد

وله

ثم بالله کو خدا را دید
بالیقین سر انما را دید
روی مقصود آشکارا دید
جبرئیل دیده دلربا را دید
میتوان یار خود نما را دید
بود قدرت حق کمال محمد
بود بی شکی قیل و قال محمد
بود مهد اش زلف و خال محمد
سزد مر خدا را وصال محمد
چو در خواب آید خیال محمد
هر آن گوش شود پایمال محمد
آدم از نور تو شده مسجود
زین سبب تو نگشته مسجود
سایهٔ تو بدین بود مفقود
که ذکر غیر حق شود مشهود
حق محمد خدا بود محمود
زنار هجر جانان بخیر شد

وله

وله

وله

وله

Marfat.com

شعل در روشنی بود واحد
یکنظر خوش گذر چه خوش گفته
عینیت دعویست لاحاصل

وله

خدا بالذت شد شیدائی احمد
شنیدستی صدای سرمدی را
شد او ظاهر ز گنج مخفی خود
فنا فی الله شو آنگاه بینی
قیامت چیست جائے استقامت

وله

بود ذات خدا جان محمد
نه زید مدح او انس و ملک را
بهٔ احدیت و وحدت واحدیت
ز آدم تا بعیسی ابن مریم
کلام حق شنیدی از زبانش
علوئے عرش اعظم را شفقتے

وله

کرم کن بر فدا یا رب کرم کن
دے شنیدم که یار می آید
مژده ایجان که بهر صید دلم

بنده از حق جدا نمیگردد
رویت وایا نمیگردد
تا دل و جان فدا نمیگردد
بود دل را بجان سودائی احمد
کند عشق خدا هی ائی احمد
بشوق نرگس شهلائی احمد
بچشم حق رخ زیبائی احمد
فدا شو بر قد بالائی احمد
بود وصف خدا شان محمد
خدا چون شد ثنا خوان محمد
ببین نور درخشان محمد
بود ممنون احسان محمد
بود قرآن فرمان محمد
بود یک زینه زیوان محمد
بحق روئے خندان محمد
سرو قد گلعذار می آید
صبحگه شهسوار می آید

چو غنچه بود او صافت الهی
خدا در گنج مخفی بود واحد
ز احدیت و وحدت واحدیت
حقیقت را تموج چون نباشد
ملایک انبیا و مرسلان را
اگر خواهی شفا از مرض عصیان
ز عرش و فرش تا غیب و شهادت
نگهداری فدا حد ادب را

کنون لب گفت و خندان از محمد
صفات اسمای اعیان از محمد
شده رخشان درخشان از محمد
که ذات بحت جوشان از محمد
خدا داد عزت و شان از محمد
دلا بخواه درمان از محمد
دمیده در همه جان از محمد
خدا باشد ثنا خوان از محمد

وله

بود هر شخص را سودای احمد
ز گنج مخفی حق را کرد ظاهر
الف در لفظ الله چیست دانی
ز اسمای خدا گشته مسمی
نمیخواهد دلم فردوس اعلی
رسد چون سجده عاصی گدای
صدای سرمدی دانم فدا من
نمیداند کسی شان محمد
خدا گفته انا انت چو او را

خدا اسم به بین شیدای احمد
ز جادو نرگس شهلای احمد
بود عکس قد بالای احمد
چگویم شوکت و الای احمد
اگر بخشد خدا صحرای احمد
صلوات حق شب اسرای احمد
کند عشق خدا هیهای احمد
خدا باشد ثنا خوان محمد
بود این کلمه شایان محمد

وله

کلام حق کب صوت و صدا بود
شده قرآن بفرمان محمد
بجبل تورات و انجیل سما
کب طوبی فرقان محمد
حقیقت معرفت شمع و طریقت
بود این اربعه ارکان محمد
رموز گنج مخفی بشنو از من
یقین دانی شبستان محمد

شنیدی مدت جنت راه بان
کلام مفت رنگ من همه بود
بیان چاک من همه بود
چو دارمان محمد

وله

در دیده حق بینان جز یار نگنجد
در عرش دل مومن اغیار نگنجد
چون پرده پندار ز دل گشت بشود وحدت
رحمان نگنجد فجار نگنجد
تو لفظ و حق معنی حق لفظی و معنی
در عین شهود حق تکرار نگنجد
حق اول و آخر شد حق ظاهر و باطن
تو محض عدم باش در دار نگنجد

در عین ثنای تو در عین ثنا شد
در محفل مجوزان موجود نگنجد
در راه بجز ایمان مومن نگنجد
در کشور عرفان دیدار نگنجد
در عالم یکی دیدار نگنجد
در جوی فدا کم چون غم فرقت
در عین یقین او اغیار نگنجد

Marfat.com

موجود در حق جمله خدا باید شناخت
در عابد و معبود جدائی نتوان یافت
گه اسم و مسمی گه غیب و شهادت
این نکته عجیب است که در نقطه وحدت
در تهمت غیریت و در بند جدائی
زنگار وحدوث ار چه بدل خنا گرفتی
تمیز و ادب چیست فدا آئین محمد

حق راز بید ولائے احمد
باشد مظهر و مظهر حق
عالم جوید رضائے حق را
عالم حادث چه وصف گوید
صورت نتوان کشید مانی
جهت مطلوب کل زاهد
چه بود عالم که ظاهر آمد
ایمان جانت فدا چه باشد
فروغ نور سبحان از محمد
ز اتمت علیکم گشته ثابت

در ما شنید کز رب علائید
هم عابد و معبود شمائید شمائید
گه فانی و گه غیر گهے عین بقائید
بالذات شمائید شمائید شمائید
تا چند بمانید برائید برائید
از صیقل توحید زدائید زدائید
در صورت معبود ولی عید نمائید
جان میخواهد هوائے احمد
دیگر نبود سوائے احمد
حق میخواهد رضائے احمد
از حق بشنو ثنائے احمد
سایه نبود برائے احمد
نبود طالب گدائی احمد
ظاهر حق شد برائے احمد
چه توان سازی فدائے احمد
کمال فضل رحمان از محمد
کمال حسن ایمان از محمد

Marfat.com

زآدم تا به عیسی ابن مریم
بود مسنون احسان محمد

کلام حق شنیدی از زبانش
بود قرآن فرمان محمد

علوی عرش اعظم را شفیعی
بود یک زینت زیوان محمد

کرم کن بر فدا یا رب کرم کن
بحق روی خندان محمد

فروغ نور سبحان از محمد
بکمال فضل رحمان از محمد

ولہ

ز اتمام علیکم گشته ثابت
بکمال حسن ایمان از محمد

چو پاک آمد ز سایه جسم اقدس
بود توحید یزدان از محمد

کلام حق ز ادراک بیرون
بدانستیم قرآن از محمد

خطاب حق سراج آمد چو او را
شده کونین رخشان از محمد

بجز ذات احد چیزی نبوده
فراهم گشته سامان از محمد

فدا از فیض نور مهر وحدت
جلای ماه کنعان از محمد

ولہ

نور نظر الله نما شد چه بجا شد
نقش قدمی راه نما شد چه بجا شد

در پیش نگاه تو به هنگام تماشا
جان و دل و تن جمله فنا شد چه بجا شد

در باغ چو آن سرو خرامان قدم انداخت
هر برگ گلی دست دعا شد چه بجا شد

در سلسله اهل جنون گشته شمولم
سودای سر زلف رسا شد چه بجا شد

از دشنه او خون من هرگز نه روان شد
نالها قیتم عین وفا شد چه بجا شد

در ظلمت غیریت و اوهام و توحش
هادی فدا غوث وراشد چه بجا شد

ظهور ذات یزدان از محمد
ولہ
شهود وجه سبحان از محمد

هوش کجا غرقهٔ حیرت شدم
باز زجان بر دلم آمد خطاب
انکه جدا دید زحق خویش را
گرچه بودی خاک مذلت فدا
تیر مژگان او خطا نکنند
تا توئی طالب خدا باشی
تا حجاب دوئی نه رفع شود
غنچهٔ دل شگفته کے گردد
کے مفید همین شود مطلق

کانچه شنیدم همه افسانه شد
قطرهٔ آبیست که دردانه شد
جان من و آن کافر و بیگانه شد
دلق گدا خلعت شاهانه شد
دل توجه بما سوا نکنند
فانی هرگز خدا خدا نکنند
آرزوئے لقا دلا نکنند
حل مشکل چو مرتضے نکنند
تا که هستئ خود فدا نکنند

وله

خدا ظاهر است از جمال محمد
بود فیض اقدس و فیض مقدس
احادیث سنه و فرقان باری
شموس النبوة افول آمدند
حدوث و قدم ذات تنزیه تشبیه
خدا شد منزه حبیش منزه
زتحت السرای تا به عرش معلی
فدا اگرچه هستم سیه کار و عاصی

بود قدرت حق کمال محمد
نمی از بحور نوال محمد
بلاشک بود قیل و قال محمد
به اوج مرداے غزال محمد
به اهل نظر شد صعال محمد
خدا را سزد مرد وصال محمد
وجود همه از نوال محمد
بود عیب پوشی خصال محمد

گهے در هیت جمله مراتب
گهے چون عرش و فرش روز و شب شد
گهے دوزخ شد و جنت و کوثر
گهے هادی و گه باشد مضل او
گهے درد و گهے درمان و دارو
گهے شاخ و شجر گه برگ گردید
گهے بیمار از عشق خود آمد
گهے محمود هست و گاه احمد
فدای خویشتن خود چون فدا شد
هر که با او زندگانی می کند
لاله زار قلب عاشق را بجان
چون برون جستم ز قید ماسوا
تا نه لغزد پای حادث از قدم
پردهٔ خود بر دریده پیش ما
خواستم تا بحر گردد قطره ام
کی فدا جانم رهد از غمزه اش
چشم در چشم یار باید کرد

گهے شین و شیون و شان برآمد
گهے چون مهر و مه تابان برآمد
گهے خندان و گه گریان برآمد
گهے قهار و گه رحمان برآمد
گهے وصل و گهے هجران برآمد
گهے چون سنبل و ریحان برآمد
گهے معشوق و گه سبحان برآمد
گهے درویش و گه سلطان برآمد
زهے عشق چنین حیران برآمد
در دو عالم شادمانی میکند
اشک خونی باغبانی میکند
یار در من کامرانی می کند
دستگیری ناتوانی می کند
با کلیمے کن ترانی می کند
موج احمد پاسبانی می کند
دلستانم جانستانی می کند
جان و دل را نثار باید کرد

وله

وله

بجز از اسم در هم خویش فنا
بس که توصیف یار باید کرد

وله

تیغ او در میان نمی گنجد
زیر او در کمان نمی گنجد
روی حق زروی خلق نمود
ماه اندر کتان نمی گنجد
ظاهر و باطن قریب و بعید
در جهان و عیان نمی گنجد
اول و آخرین جمله جهان
غیر اندر بیان نمی گنجد
لن چه گویم ز لطف دیدهٔ ما
فوق اندر بیان نمی گنجد
در شهود وجود جز فدا
ای فدا این و آن نمی گنجد

وله

هر که بر خویش مبتلا باشد
از خدای خود آشنا باشد

دیدن خویش فارج البصرست
نه که بر غیر مبتلا باشد

در نظر منتظر اگر باشی
مردم چشم رهنما باشد

روی بی آئینه که می بیند
از نظرها نظر جدا باشد

آنکه بی خویشتن بخود بیند
رهنمای خدا نما باشد

دید احمد خدای را بعیان
پس بما واجب اقتدا باشد

عشق با غیر فانیست فدا
عشق با خویشتن بقا باشد

خوشا فرقی که در پای تو باشد
زهی چشمی که بینای تو باشد

مبارک دل که شیدای تو باشد
همایون سود سودای تو باشد

به از سرمه بود در دیدهٔ جان
اگر خاک کف پای تو باشد

صفات تو حجاب ذات تو شد
چه عقل کس شناسای تو باشد

فراق از وصل میگردد مبدل
چو اندر دل تماشای تو باشد

چه جای رم رمد آهو زما هو
فریب چشم شهلای تو باشد

نیم چون غیر تو پس دیدن من
بحق عین تماشای تو باشد

ز سنجت بد دل تو دورم دلجان
فدای سرو بالای تو باشد

آنکس که بدل پیام دارد
در خلوت جان قیام دارد

یک جرعه ز ما مضایقه کرد
آن لب شکری که جام دارد

گل رخسار رها دارد
تا کجا قید دین و دنیا دی
آنقدر رو که راه گم گردد
جرعه از شراب عین العین
همچو آئینه خاک مالیدم
یک نیم من فدای تیغ نگاه
از سوزش دل شمع شبستان گله دارد
جز پرده تشبیه جمالت نتوان دید
در عین تماشا چو شدم عین تماشا
حیرت زده صورت خویشیم چو نرگس
عمریست که سر بهر فدای تو خمیده
خبر آمد که یار می آید
مطرب با چنگ زن که رقص کنم
دل ماهر زمان ز راه نظر
مژده ای تشنه کام آب بقا
بهر تسکین تشنه کام حسین
غنچه دل شکفته باد فدا

سنبل زلف مارها دارد
شغل بیکاری کارها دارد
راه بی راهی راه ها دارد
جان من بس خمارها دارد
لیک قلبش غبارها دارد
صد چو من دل فگارها دارد
وله
دز لخت جگر لعل بدخشان گله دارد
چشمان من از مردم چشمان گله دارد
اسلام به تنگ آمد و ایمان گله دارد
از حیرت ما دیده حیران گله دارد
از خنجر تو خون شهیدان گله دارد
وله
حاصل انتظار می آید
یار اندر کنار می آید
بهر دیدار یار می آید
شربت وصل یار می آید
خنجر آبدار می آید
خوش هوای بهار می آید

در غضب یار شد ز جامه برون
عاشقان را بود عتاب لذیذ

عاشقان را ز نام ننگ بود
زاهدان را بود خطاب لذیذ

عذب باشد مرا عذاب فدا
عابدان را بود ثواب لذیذ

باب الراء

چشم سر بینا بود از چشم سر
چون خدا جلوه نموده در بشر

بود احمد مردمک را نور عین
از سر غیرت شده شق القمر

حق همی گوید که بشرا یا ایاز
من ترا اصلم تو از جمله گذر

کی ظفر یابی بملک ما سوا
تا ز جسم و جان نفرمائی سفر

چشم چشم چشم خود را باز کن
تا به بینی رویت حق در بصر

آینه چون شد مجاز آینه
بی تفاوت بین جمال یکدگر

من نه بینم یار را اندر نقاب
من غلام دیده باز دیده در

خود شناسی حق شناسی شد فدا
زین سبب فرمود حیدر شیر نر

چه گویم ثنای تو خیر البشر
توئی مثل تو غیر توئی دگر

توئی آنکه دیدار تو دید حق
بجد تواتر گذشت این خبر

توئی عین تشبیه و تنزیه ذات
ازان سایه تو نه افتد دگر

چو اول خدا مبتدا آمده
وجود شهود تو آمد خبر

137058

Marfat.com

غیر در چهره سر فدا نه بود
نیست غیر تو کسے فریادرس

یک نفس اے همنفس در بر بیا
کاروان بگذشت و من غافل شدم

غیر تو منظور ناظر شد محال
من به چشم خود ندیدم غیر تو

دست اول اوست آخر چون فدا
جمله دلدار دیده ام که پرس

ولہ

جمله فانی ذات تو باقی و بس
تا مرا باقیست در دنیا نفس
قسمت ما نیست جز بانگ جرس
بلکه عین و غیر خود هستی و بس
کسے دگر گوشم بود بر قول کس
نیست ما را فکر کسے در پیش و پس

باب الشین

از دست نگار جام مے نوش
تا هوش ترا دگر نیاید
تا کے به کتاب و قیل و قالی
چون بند شود کلام نفسی
حافظ چو خداست سر خود را

یکبار بشو ز خود فراموش
مدهوشی خود به هوش مفروش
یک چند بخود شوی تو خاموش
پس راز خدا همین کنی گوش
خاموش فدا دگر تو مخروش

باب الصاد

بذات حق که ندارم ز غیر حق اخلاص
کجاست چشم خدابین که روی تو بیند

بغیر عرقه توحید کس نیافت خلاص
ز ذوق باده دیدار تا شود رقاص

باب الطاء

تا نمک ریزی نساز دخندهٔ آن لب شکر — اے من و جانم فدا بیت دلفگار از لحظ

باب العین

خوشا تصور توحید بهترین نفاع — خیال غیر ز سر دور کن که هست صداع
وجود واحدی آمد به مختلف صورت — چنانکه شخص یکے را کسوتها انواع
چو فتح و نصرتی یابم بدو نفس لعین — یقین که رستم دوران منم و شاه شجاع
چه زهد و تقوی و علم و عمل چه عز و شرف — ز جنس هستی فقیری مرا خوش است متاع
به لحن قونیه گر بانگ چغانه چند فدا — سماع سمع بود خوشتر از هزار سماع

باب الغین

کے بود قلب ما ز جان فارغ — تا نه گردد ز کن فکان فارغ
رویت حق کجا شود حاصل — تا نباشد ز این و آن فارغ
خانهٔ حق نه شد دلی که نه شد — تا ز حب جهانیان فارغ
دلستان بهر دل نمے آید — تا نباشی ز دوستان فارغ
تا خودی بر خدا نگشت فدا — نه شوی هرگز از نشان فارغ

باب الفاء

طرفة العین تو از چشم تو برگیرد لحاف — می نماید به نمایش گهر مقصد صاف
عکس در شخص فنا کن که مجاز انبود — خار را دعوی گل عین خلافست و گزاف
تا فنا هست فنا نیست بقائی به بقا — بخدا رستم دوران نشوی روز مصاف

مراد در عشق باشد سینهٔ چاک
نه بیند هیچ چشمی غیر حق را
به بینی رویت آن ماه روی
عدم را جسم و جانی نیست هرگز
محمد مظهر حق بود بیشک
بود در چشم از چشمت پنهان
بود دریا و موج و قطره آبی
منم که سر نکشم زیر گنبد افلاک
ببین که نور نظر از نظر مغایر نیست
وجود ما چه حجاب شهود حق باشد
اگرچه افعی زلفش بکرد مسمومم
فدا چو دست بدامان رحمتش
احمد مجتبی سلام علیک
مظهر کبریا سلام علیک
مالک دو سرا سلام علیک
مراوهٔ وجه خالق بیچون
فیض اقدس نسیم روضهٔ تو

بیا ای راحت دلهای غمناک
ولی در کنه ذاتش نیست ادراک
ز غیریت اگر دل را کنی پاک
نیابی از فلک تا کرهٔ خاک
از آن در حق او حق گفت لولاک
زهی پر فتنهٔ سفاک و چالاک
فدا توحید از کثرت بود پاک
به پیش مردم بینا نهادند بر خاک
ز چشم مردم بینا مشرک باشد ناپاک
کسی ندید که مستور گشته خور ز افلاک
چه پاک حبهٔ خال سیه بود تریاک
بیا ای اشک ز چشمان و شو گریان چاک
سرور انبیا سلام علیک
نور ذات خدا سلام علیک
ماه بدر الدجی سلام علیک
صلوات خدا سلام علیک
مرحبا مرحبا سلام علیک

ولہ

ولہ

Marfat.com

چو پروردگارت جمال تو دیده
رخ و زلف احمد بهم گر نگشتی
ماکه از عین ذات پیدائیم
حق محیط است و خلق جمله محاط
اوست باطن و اوست ظاهر ما
اوست اول و اوست آخر ما
چیست دوری و کیست غیریت
ما و من نیست چون فدا بخدا
سرو آزاد جویبار خودم
سایه پروردهٔ وجود من است
روی در روی خویش می نگرم
نقطهٔ وحدتم بعین العین
عشق و عاشق حجاب راه بود
غیر من نیست در نهان و عیان
عکس مفقود و شخص شد مشهود
برنخیزم بروز حشر فدا

بلا ساخته گفت صلی وسلم
فدا روز یا شب نمیگشت توام
از هویت بحق هویدائیم
عین راهیم گرچه بی راهیم
گرچه مائیم لیک بی ماهیم
در سراپا چه بی سر و پاهیم
عین در عین خویش مبنائیم
وصف اوصاف و سر اسمائیم
گل صد برگ شاخسار خودم
دام گستردهٔ شکار خودم
حاصل چشم انتظار خودم
من که عنقای روزگار خودم
محو منای اعتبار خودم
دشمن خویش و دوستدار خودم
طرفه آئینه نگار خودم
من که سرگشته خمار خودم

ولہ

ولہ

ولہ

چه گویم حق و ناحق اے محقق
به ملکوت و به جبروت و به لاهوت
یار را بے نقاب می بینم
هر نمایش که در شهود بود
ذات حق مصطفیٰ و عالم را
آفتاب و ضیا جدا نه بود
سنگر آن وجود را بر گو
قایل عکس و شخص آینه را
من به چشم محمد عربی
کنز علم علیم رب قدیر
من نیم حافظ کلام الله
موج بحر و حباب را چو فدا

کہ تا اسمیست باقی بت پرستم
فدا من بودم و باشم و هستم
ماه را بے سحاب می بینم
جلوه زان جناب می بینم
بحر و موج و حباب می بینم
مسئله لاجواب می بینم
که شهودت سراب می بینم
لولی در نقاب می بینم
ذات حق بے حجاب می بینم
از علی فتح باب می بینم
من به نقطه کتاب می بینم
بے گمان جمله آب می بینم

ولہ

بے شان و بیگانم عنقای قاف قدسم
من سوز عاشقانم من حسن گلرخانم
من شاه لامکانم من تیغ جانستانم
من عدل عادلانم من ظلم ظالمانم
من سر سرم بر خویشتن فدایم

اسرار کن فکانم عنقاے قاف قدسم
من باغ باغبانم عنقای قاف قدسم
من کنه این و آنم عنقای قاف قدسم
من حکم حاکمانم عنقای قاف قدسم
در چشم و دل عیانم عنقای قاف قدسم

ولہ

سر بے نقشه و بمین دارم
کعبه و دیر جلسه من نه بود
برغم از نور چشم من دارم
دره چون خرمی نازنین دارم
چشم دارم که ترده بر دارد
جان تو را فدا چو نیز کنم
که نگاهے بر این و آن دارم

ولہ

دم ز سوز او میکنم دیم قسم
صحرا هم داری شد دارد مدام
کل بر تیغ تیز شی بی بیم قسم
اسرار اگر دی مخدوم بر آن داری
جای ز خدمتی و نیم دیم قسم
هم لحظه بس فوتی و نیم دیم قسم

Marfat.com

خبر خیر حقیقت بین ما را نشناسد کس
چون آتش عشق او در جان فدا آمد زد
روی دلدار در نظر دارم
من محیط صنم نیم بخدا
یاد دارم ز خود فراموشی
نیست ما را سر بسر چمن
کی رهد او من ز تیغ فنا
شعر مثل نبات می ریزد
من نیم جمله امر اوست فدا

من جامهٔ عبدیت می پوشم در قعم
همچون مے دو ساله می جوشم در قعم
ذوق دیدار سر بسر دارم
لیک آئینه در نظر دارم
از صنایع همین هنر دارم
من که در خویشتن سفر دارم
دل درین رزم بیجگر دارم
خامه دارم که نیشکر دارم
از جنبها همین جنبر دارم

وله

زهر رو رویت دلدار دیدم
در احدیت و وحدت واحدیت
رموز لی معلی سر اخفی
سجود من مرا واجب از انشد
ولا سودای زلفش سر سری نیست
گمان غیر تهمت هست برحق
چون مثل مهر و ماه بهم دیده ور شدم
اندر وجود خویش بسے کرده ام تلاش

بعین العین خود دیدار دیدم
ظهور احمد مختار دیدم
عیان در کونچه و بازار دیدم
که من خود را بعین یار دیدم
که هر موافعی خونخوار دیدم
فدا حق کوے را بردار دیدم
دست از وجود شستم و عین نظر شدم
از اشتراک وهم و دوئی بے اثر شدم

در بند این و آن نشود معنیم فدا | آن کیمیاگرم که خودی را خدا کنم

ولہ

زجام عشق سرمستم انا الحق میزنم هردم
زبند عنید وارستم انا الحق میزنم هردم
بظاهر شکل انسانم بباطن نور رحمانم
زهی اسرار سبحانم انا الحق میزنم هردم
نشان بی نشان دارم مکان لامکان دارم
بیان لابیان دارم انا الحق میزنم هردم
منم دریا منم گوهر منم عرض و منم جوهر
منم قهر و منم قاهر انا الحق میزنم هردم
منم مجنون منم لیلا منم کوه و منم صحرا
منم بنده منم مولا انا الحق میزنم هردم
منم دوزخ منم جنت منم زحمت منم رحمت
منم محشر منم رویت انا الحق میزنم هردم
بغیر حق وجودی نی بغیر حق شهودی نی
فدا جز حق نمودی نی انا الحق میزنم هردم

مظهر ذات کبریائیم	ولہ	نور نبی مصطفائیم

از سجده حدوث در گذشته
در سجده قدیم آشنا شده
چون دم دهم دلی از سر بدن شده
بنگر بخدا که راه بر آن شده
هر گز نه عدم وجود دارد
موجود خدا است تا بگوئی
تا بینا با گوئی بینا
مرآت خدا خدا نما شده
لایق بود شهود حق را
یعنی که بجمعیت واحد
همین نه بود وجود حق
فدا از این فدا شده

ولہ

از زحمت سر باز زده سر در عین
از زحمت سر باز زده سر

۳۰

خوش باشد آمدم چشم و دم خوش
گاه گاه محمد هادی گاه عیسی
گاه خم و گه ساقی گه مجنون
دوزخ را آمدم
گه عشق و گه رسوائی
گه عاشق و گه معشوق
گه دوست گه دشمن
گه دوست گه دشمن
گه دیوانه را آمدم
گه بیدل شوم
گه جنت الماوی شوم
گه عین دیدار آمدم
گه بادشاه و گه گدا
گه عاشق و گه معشوق

گه فاسق وگه پارسا گه نور وگه نار آمدم
گه عالم وگه جاهلم گه ناقص وگه کاملم
گه ذاکر وگه شاغلم گه گنج اسرار آمدم
سرمشه الهیان صدر الصدور ساهیان
گه موج وبحر وماهیان گه در شهوار آمدم
گه شاهد ومشهودام گه رب وگه مربوبام
گه طالب ومطلوبام گه رند وعیار آمدم
گه عابد ومعبودام گه خالق ومخلوقام
گه رازق ومرزوقام گه جنس بازار آمدم
این جمله نام من بود واین جمله کام من بود
این جمله دام من بود من مکر ومکار آمدم
ظاهر شوم باطن شوم گه این شوم گه آن شوم
گه چون فدا حیران شوم گه گبر ودیندار آمدم

وله

بهر جا چشم واکردم جمال حق عیان دیدم
بهر وصفی بهر شکلی یقین جان جهان دیدم
هو الاول هو الآخر هو الظاهر هو الباطن

زماهی تا بمه و ذره تا خور -
منم عابد منم معبود بی شک
نباشد غیر غیر من بعالم
منم که دیده بدیدار میدارم
چرا بگوشهٔ چشمی نظر کنم بجهان
چو بر شفاعت احمد یقین کامل شد
دلم ز روز ازل شد مرید حضرت فیض
کجا روم پی دیدار روز حشر فدا
باطن الله را ظاهر منم
چون ز محو الله نقشم محو شد
چون ز ما و من تهی گشتم به کل
گاه می گه میکش و گه ساقی
گاه عبد و گاه رب گاه عین و غین
گاه واجب گاه ممکن گه عدم
گاه عرش و فرش و گه انس و ملک
گاه خیر محضم و گاه شر محض
گه حدوث و گه قدم لعنت منت

تماشاگاه من من بی نشانم
منم شاه و عسس من پاسبانم
فدا کعبه من و عین بتانم
منم که چشم ز چشم نگار میدارم
بحق چو عین بعین نگار میدارم
امید مغفرت از کردگار میدارم
ازان ز سعی و تردد غبار میدارم
که من ز جام شبانه خمار میدارم
ظاهر الله را ساتر منم
نقطهٔ توحید را ناظر منم
بر بساط انس حق شاطر منم
گه عنب گه خم و گه ساغر منم
موسی عمران و گه ساحر منم
گاه مجبورم و گاه قادر منم
گاه روح قدس و گاه طایر منم
گاه مقهورم و گه ناصر منم
چون فدا جاهل و گه ماهر منم

وله

وله

وله

عالم از انفاس پاسبان دارم
من ز انفاس پاسبان دارم

خوش نصیحتم کرد از دم بکون و مکان
مظهر عشق کل ازل ام
سکر بے هر و بصر شان دارم
یاد دارم ز علم بے علمی
فوقی از جهل جاهلان دارم
خود فراموشی و وصل یاد خدا
این نصیحت ز واصلان دارم

خدایا تو غفار رستی کنی
ز لطف تو دارم امید عظیم
ندانی ز دار اثر اے کریم
رضیان عصیان کل کنید
ز حادث حدیث آید نبیر از حدیث
بغفران غفران تا بمانا تا بیم

وله

جان جان جهان جهان جان دارم
عین در عین و عیان دارم
خود بیدار خود نشین چون نشوم
نقش آئینه از زبان دارم
در وجود و شهود و ارض و سما
جمله از بے نشان نشان دارم
اعتبار ما سبع اعتبار ان
پرورش نالهٔ انا الهی
کن چه پروا چه دم و جان دارم
وجه حق وجه حق فدا بیقین
تا بحق صدق ایمان دارم

وله

مسلمانان بت چار دارم
و ز تار زلف او زنار دارم

Marfat.com

نه سیر کوچه و بازار دارم
بعین العین دیدم روی حق را
شدم محو تماشای جمالش
منم حق را ز چشم حق بدیده
بحکم این ما را به بینی
نمی گنجد ز شادی دل بسینه
فدا بی من نمودار مراهست
جلوهٔ ذات حق عیان دیدم
لفظ ظاهر و معنی در باطن
آنچه وعده شده بروز جزا
در ظهور و بطون و غیب و شهود
بخدا آنکه کرده ایم تلاش
آسمان و زمین و ما فیها
شکر حق را فدا از فیض نبی
به توحید خدا اقرار دارم
به آغوش نظر دلدار دارم
بدیدهٔ دیده ام من رویت حق

سر نظارهٔ انظار دارم
ز حکم حق بحق اظهار دارم
که از هستی خود انکار دارم
که دین احمد مختار دارم
بعینه صورت دلدار دارم
از آن دولت که از دیدار دارم
نه با کس صلح نی پیکار دارم
جمله مخلوق را نهان دیدم
من یکین و مکان عیان دیدم
فضل مولا درین جهان دیدم
هر چه بوده است عین آن دیدم
غیر را هیچ و بی نشان دیدم
بالیقین جملگی گمان دیدم
حق بچشمان خود عیان دیدم
ز غیر حق بحق انکار دارم
بعین عین خود دیدار دارم
که دین احمد مختار دارم

سلطان حقیقتیم لیکن
از دشنهٔ تو نشد روان خون
بی پردگی پردهٔ تو باشد
جز روی تو منظر نظر کو
بی دیدن حق نه سجده سازیم
محجوب مشوای مقصد دل
تا کی بخیال غیر باشیم
ما ایم سر دگر نداریم

وله

منم از حق بحق اظهار دارم
بت سنگین دل عیار دارم
جمال دارم از حسن جلالی
بگویم کلمهٔ انی انا الله
طواف خویش بر من فرض آمد
بعین العین بینم وجه حق را
نظر در منظر ناظر نمائیم
به بیداری به بینم خوابها را
ز نور احمدی دارم سرشتی

در ملک حدوث بی نوائیم
صفاک به بین که با وفائیم
سر لیست چگونه دانمائیم
مشغول شهود ایمائیم
بر مسلک دین مصطفائیم
بیگانه نه ایم آشنائیم
ما عین بعین خود نمائیم
محبوب خودیم خود فدائیم
ز سر سرمدی اسرار دارم
ز تار زلف او زنار دارم
که من بی من بخود اظهار دارم
چو من خود صورت دلدار دارم
که دعوی نقطه پرکار دارم
چو نور احمد مختار دارم
مذاق شربت دیدار دارم
عجائب دیدهٔ بیدار دارم
بیک ذات خدا اقرار دارم

سنم حق را ز چشم حق بدیده
فدا بے من نمودار است مارا
وصف ذات تو لابیان دیدم
چون تو فرمودی اینما زکرم
کل شئے محیط چون هستی
در شهود توکل اشیا را
بعنایات فیض شمس نیئی
هست یکذات در جمیع شیون
هر دو ذات قدیم جایزے
ذات حق عین ذات خلق بود
خوشا نامیست نام غوث اعظم
خدا عاشق و او محبوب آمد
بجز دامان سلطان رسالت
چو او قطب الوجود آمد بجا نها
نهد در هر زمان قطبے نامه
محی الدین ز حق باشد خطابش
اگر خواهی که روح الروح باشی

ولله

ولله

ولله

ولله

الدین

که دین احمد مختار دارم
نه با کس صلح نے پیکار دارم
ذات بے اسم و لامکان دیدم
روئے تو از همه عیان دیدم
ذات تو مطلق العنان دیدم
فانی و محو بے نشان دیدم
حق بچشمان خود عیان دیدم
مختلف شکل این و آن دیدم
کلمه رافع گمان دیدم
این حقیقت فدا عیان دارم
تعین الله و سام غوث اعظم
چگویم از مقام غوث اعظم
نباشد اعتصام غوث اعظم
شده فرض ارتسام غوث اعظم
رقاب جان نعام غوث اعظم
ز لطفے بد صیام غوث اعظم
بدل گردی قیام غوث اعظم

ولله

چگویم از مقام غوث اعظم
ز فضل حق شده او پیم ان
خدا عاشق و او محبوب آمد
بالمس ذات کبریا هم
فدا خاک ره جانان هم
خوشا نامیست نام غوث اعظم
چگویم از مقام غوث اعظم
نباشد اعتصام غوث اعظم
شده فرض ارتسام غوث اعظم
رقاب جان نعام غوث اعظم
ز لطفے بد صیام غوث اعظم
بدل گردی قیام غوث اعظم

ولله

چون رنگ و دلی از خود زدودیم
مرادست وجود با صفا هم
واجب چو بظاهر است و باطن
ممکن بنمی که ما بجا هم
زین هم شده ایم در عین حقیقت
در حفظ ایم
تصدیق کنی که عین ما ایم
از ما شده ایم و ما هم
این کلمه که زنده پوشان
در دین شده ایم و پادشاهیم
شفقت فدوی غوث اعظم
بنا شده ایم در دین جنابیم
بنا شده ایم در دین جنابیم

بحمد الله جمال یار دیدم
سر جاهی و نامی نیست مارا
فدا چون جان و تن کردم فدا آن

چرا باشد بفردا انتظارم
مرا این بس غبار شهسوارم
نباشد بعد ازین هیچ اختیارم

وله

چو ز غیریت رهیدم هله لب لب لبم
چو بعینیت رسیدم هله لب لب لبم
نه زمن مرا نشانی نه اثر ز خوش بیانی
همه نذر یار جانی هله لب لب لبم
نه گلی نه خار دارم نه خزان بهار دارم
ز میش خمار دارم هله لب لب لبم
نه ز زهد کار دارم نه ز تقوی بار دارم
مهی در کنار دارم هله لب لب لبم
نه مراست کفر و دینی نه مرا گمان یقینی
نه مرا سما زمینی هله لب لب لبم
همه خویشتن بدیدم همه خویشتن شنیدم
همه خویشتن رسیدم هله لب لب لبم
چو فدا شکار هستم چو فدا فکار هستم

بجز یکذات واجب در دو عالم
فدای او شدم از قلب و از جان
خون خود را شراب می بینم
هر کسی ذره همین بیند
یک وجود است ظاهر و باطن
هر نمایش که در شهود بود
ورد گو او را و ذکر و فکر خدا
من بچشم محمد عربی
کفر و اسلام و عین غین فدا
روی دلدار را عیان دیدم
شد وجود و عدم بچشم زدن
چون یکین و مکان وجود آمد
بعد و شد نشانهای ظهور
انکه مشهور اسم عنقائیست
رفتم انجا ز خویشتن رفته
وحده لاشریک بو واحد
وصل ایمان لقای احمد و بس

خیال غیر مردود انه دیدم
فدا را بسکه من فرزانه دیدم
دل خود را کباب می بینم
من همه آفتاب می بینم
بحر اندر حباب می بینم
بالیقین من سراب می بینم
پیش وصلش حجاب می بینم
ماه رو بی نقاب می بینم
جمله وصف جناب می بینم
کل اعیان را نهان دیدم
بی ثباتی این جهان دیدم
لاجرم ذات لامکان دیدم
زین نشان های بی نشان دیدم
چشم انسانش آشیان دیدم
نی زمین و نی آسمان دیدم
بی من آن جان جان جان دیدم
غیره جمله بی امان دیدم

باب النون

از کثرت ظهور نهانی ز هر نهان
باشد محال غیر تو ایجان جان جان
بی پردگیست پردگی در چار سو بیا
این قصه عجیب شد از سخت و اژگون
ایمن فدائی خاک رهت یک شبی بیا
ببین که جلوهٔ حق بر ملاست عین العین
چو عشق عاشق و معشوق وصف حق آمد
ظهور اوست فدا هر چه در نظر آید
حق بود جمله در عیان و نهان
گر نظر منعکس شود بارے
لیک تا بی نشان نگردی تو
تیر تو بر نشانه کے آید
دل و دیده و جان چو یک گردد
تا کجا میشوی فدائے دیگر
غیر تو هرگز نباشد در جهان
خالق و مخلوق و عبد و رب توئی
در شهود و در وجود و تحت و فوق

ولہ
از باطن لطون عیانی ز هر عیان
اندر مکان مکینی و اندر مکین مکان
از بی نشانی تو در آفاق شد نشان
در چشم ما عیانی ز ادراک ما نهان
تا مرتفع شود ز شهوت حجاب جان

ولہ
مباش اعمی و جاهل چو بودهٔ دو العین
کجا ز غیر خدا میشود شیون و شین
من و تو مظهر حق بلکه جملهٔ کونین

ولہ
غیر او نیست در نهان و عیان
ناظر آید نظر بچشم عیان
کی ز هستی حق بیابی نشان
دل خود را هدف بکن ایجان
بے گمان باشی توشه دوران
خویشتن را بیاب یابی امان

ولہ
ایخداوند زمین و آسمان
غائب و حاضر نهان و اندر عیان
خود توئی در لامکان و در مکان

خود توئی سجود با جود بجود
تا نباشد غیر تو از هر نهان
سالک ترقی استکان تا فنا
زنکه و ذهبی حق را حصیم جان
سیه بدان و یک بین و یک بین
تا فدا یابی تو راه مقبلان

ولہ
خدا را غوث اعظم یک نظر کن
مرا از هستی من بیخبر کن
بیا در دو اسم را بی نشان و بے اثر کن
و گرنه بے نشان محبوب جان
تماشائے دل و سوز جگر کن
ضعوف عمر شجعون بر دلبر
عاشق تیغ ابروئے دو سر کن
بیا در چشم من بین صورت خود
بیک

قران مشتری خوش با قمر کن
فلک سبز و زمین شاداب آمد
بحق شاخ امیدم پر ثمر کن
اگر تخت اتفاقاً شد مساعد
بیا آه دل ما پر اثر کن
ز هستی بیدار در بغداد باشی
مرا من هم درین منزل گذر کن
بحز تو نیست ما را دستگیری
نشان بے نشانی را نشانی
بخطر کن
فدا در عین عین چشم من جمالت را نظر کن
خدا را غوث اعظم یک نظر کن
بچشم کشا دو خوشا من بخدا ایمن
عین بعین جلوه گر من بخدا ایمن

من او شدم او من شده من او بده
من تن شدم او جان شده
وامین من عین
انا الیه راجعون
من عکس او او شخص من من
نور او او نور من
من جام و باده او
انا الیه راجعون
چون موج در دریا فنا چون

حسن اندر سر لقا
شد بخود شد روبرو
انا الیه راجعون
زار الیه راجعون
بینم عشق او غنیمت
گر نه عین
بیهوده گردم جستجو
انا الیه راجعون
سر دم نظر اندر نظر در راه
دیدم عین خود
بیستم فنا بر روی او
انا الیه راجعون
عالم ظهور حق بود آیینه
حق را حقیقت بود
انا الیه راجعون
ولله

من نیست باقی هست او
انا الیه راجعون
گشته ام در ذات هو
باب الواو
خاک فدا جوز کن عشق وراخدا یمن
قطره من گر کند دوده من چه فرز کند

جسم نیست جانمن خوف نیست امانمن
رنگ شده نگار من بو شده خمار من
چشم چو ریا بصر شده قطره من گهر شده
قطره من گهر شده جرعه من بحر شده
راه نیست پر صفا اسپ نیست بی بها
سر من آمد ملا جهر من آمد خفا
گشت ملک فدا یمن گشت فنا بقا یمن
نظر کن یا نبی الله نظر کن
تو خورشیدی چرا در پرده باشی
توئی موجود اندر سر و اعیان
توئی در ظاهر و باطن هویدا
توئی بحر حقیقت من حبابش
اگر خواهی فدا بینی صنم را
رهبر و رهنمائے من حیدر و مصطفا یمن
حامی و دستگیر من بنده نواز امیر من
قلب مرا سرور از و چشم مرا است نور از و
از همه ها گسسته ام شیشه ننگ شکسته ام
صبح امید را بگو بخت سعید را بگو

ولله

جمله جهان از امن من بخدا خدا یمن
یار شده گزار من من بخدا خدا یمن
صورت من دگر شده من همه ما حضر یمن
بنده من جبر شده من بخدا خدا یمن
سهم نیست بخطا من بخدا خدا یمن
دیده بچشم سر لقا من بخدا خدا یمن
دل شده دلربا یمن من بخدا خدا یمن
تماشائے دل خسته جگر کن
بیا شام غریبان را سحر کن
بصایر را ازین رمزے خبر کن
مرا از هستی من بیخبر کن
ز غرقاب فنا یم بیخطر کن
نظر را منعکس اندر بصر کن
راست بگو بیت شنو غوث وراخدا یمن
یوسف بے نظیر من غوث وراخدا یمن
روح مرا حضور از و غوث وراخدا یمن
از دل و جان پریده ام غوث وراخدا یمن
شمس فرید را بگو غوث وراخدا یمن

ولله

Marfat.com

چو از دل نگویم بود دلبر او
چو از چشم بینم بود منظر او

چو در مدح آیم محمد بود
چو در رزم آیم بود حیدر او

اگر گویم از غوث اعظم سخن
بود شاه اقطاب و سر لشکر او

به شعر و سخن گر زبان آورم
بود لفظ و معنی و سر دفتر او

چو در بحر آیم بسیر ابتدا
بود موج و ماهی صدف گوهر او

وله

از شوق دید خویشتن مستانه شو
بر شمع روی خویشتن پروانه شو

یکدم بخود همدم شوی اندر نظر ناظر شوی
تا کی به بند عاشقی جانانه شو

ای از ظهور و از بطون مقصود حق باشی توئی
در ابر نیسان آمدی در دانه شو

هرگز نیابد در نظر وجهی ز وجهت خوب تر
از غیر خود بیگانه شو بیگانه شو

تا چند در ابروئی ای ماه انور چون قدا
بر قد زرویت برفگن مردانه شو

یا محمد وجه یزدان روی تو
روح قدسی شمه از بوی تو

وله

آفتاب حشر کے تابد بہ من | خفتہ ام در سایہ گیسوے تو

وله

چشم کشا و خوش نگر نیست کسے سوائے تو
در پے دیگرے مشو زانکہ توئی خدائے تو
بحر توئی و موج تو قطرہ توئی حباب تو
نیست کسے بغیر تو خود توئی آشنائے تو
ظاہر و باطنی خودت اول و آخری خودت
صادق و کاذبے خودت نیست کسے ورائے تو
اصل بود کلام تو صوت جہانست نمائے تو
ہمچو صدائے کوہ دان واپسے صدائے تو
بندہ گی و صاحبی مطلقی و معتبدے
عینیت است و غیریت جملہ فدائے تو

وله

آئینہ رو آئینہ حیران تو | شمع روشن از رخ رخشان تو
جانبری ہرگز نیابد از کسے | گر کند سحری سیہ چشمان تو
میرود جانم ز چستی از بدن | بے وفا از سستی پیمان تو
نذر عزرائیل سازد جان خود | گر بہ بیند ناوک مژگان تو
ہر سرے را خود سری ہست ایدنا | ہمچو گوئے غلطہ سر میدان تو

عاشقی غیر تو بود ترا
اے پرده بر فکند ببازار آمده
منصور کیست تا ز انا الحق دمی زند
چون غیر نیست لاجرم اندر شهود غیب
تا منکر وجود ز توحید بر خورد
این فدای عصمت تو با همه شیون
زلف خود را تا چلیپا کرده

بر رخ خویشتن فدا شده
خلقی ز شوخی تو به انکار آمده
دین خودسری تست سر دار آمده
دلدار آمده و دلفگار آمده
آخر به شکل احمد مختار آمده
کافر شود هر آنکه به انکار آمده
خویش را در بند سودا کرده

وله

پرده خود بر دریده جان من
فتنه ها از چشم فتان تو شده
چون محیط لامکانی زین سبب
تا نباشد غیر تو در کنفکان
مرحبا بر همت عالی فدا

پس به چشم ما تماشا کرده
عاشقان را مفت رسوا کرده
جای خود در جای بیجا کرده
خویشتن را عین اشیا کرده
دیده از دیدار بینا کرده

وله

آهوئے دشت قدسم از این و آن رمیده
همه باز دست شاهم از لامکان پریده
آئینه خدائیم از نور مصطفائیم
بیچون و بیچگون را در عین دیده دیده

توئی بحر و توئی قطره توئی مهر و توئی ذره
توئی مولا توئی بنده کفی بالله کفی بالله

توئی نور و توئی نار و توئی دوزخ توئی جنت
توئی راحت توئی محنت کفی بالله کفی بالله

توئی عرش و توئی کرسی توئی شوقی توئی ذوقی
توئی ما تحت و ما فوقی کفی بالله کفی بالله

توئی مسجود و توئی ساجد توئی رهزن توئی رهبر
توئی عاشق توئی رهبر کفی بالله کفی بالله

توئی ظاهر توئی باطن توئی اول توئی آخر
توئی رحمن توئی قاهر کفی بالله کفی بالله

فدا بر خود فدا استم صفا اندر صفا استم
بحق حق خدا استم کفی بالله کفی بالله

وله

اے لوائے حمد را افراخته
تیغ صولت بر سوی الله آخته

چونکه اصل اصل بودی زین سبب
حق انا انت ز بهرت ساخته

چون وجود خود بکلی باختی
شد برائے تو خدا دل باخته

احمد بے میم هستی بے گمان
احولان با این ترا نشناخته

این و جانم فدائے روئے تو
حق مرا بهر فدائیت ساخته

وله

جان من از لب تو کام همه
چشم مستانهٔ تو جام همه

عکس زلف و رخ تو در عالم
صبح روشن بود و شام همه

آه دل سوز دبا ریاب بود
رهبر و پیشوا امام همه

از وجودت وجود جملهٔ جهان
ظاهراً باطناً قیام همه

جز کلام تو بی صدا صوتی
زخم بر دل بود کلام همه

ساده رو چون نقاب را افگند
محو گشته نشان و نام همه

نسبت تنگ ما نمی آید هیچ
غیر ممکن بر آری کام همه

دام راهم سیکند بجان هدف
سنگدل میشود چه رام همه

پاس انفاس کن فدا هر دم
زین رسولان رسد پیام همه

بدل خوش بود آرزوی مدینه
بود راحت روح بوی مدینه

محمد چو معشوق عاشق خدا ایش
ز کعبه فزون آبروی مدینه

توجه بود خلق را سوی خالق
خدا را نظر هست سوی مدینه

ببینیم حق را بفضل و نوالش
بود کحل جان خاک کوی مدینه

مدینه بود کعبه را قبله گاهی
بچشمان حق هست روی مدینه

چگویم ولا فیض اقدس چه باشد
بود بالیقین سر و جوی مدینه

ز سر فاجبت ای من نثارت
نصیبم بکن جیب کوی مدینه

گناهم ببخش ای کریم العطایا
بحق شه نیکخوی مدینه

از ذره تا بمهر و از فرش تا بعرش
وجود بذات و مستور از صفات
که موسی است گاه بفرعون نامزد
غیرش چگونه راه هر در حریم او
که در حرم بساجد و مسجود محترم
وجهش بهر وجوه عیانست ای فدا

ولہ

رویت حق محمد عربی
نام انسان نشان حق باشد
گنج مخفی و سر سبحانی
رحمت حق وجود احمد شد
مطلب از غیر تو حرام بود
گرچه ظاهر فدا به هند شدم
یا محمد من بی سر و سامان بدی
ذات حق گویم و یا وصف خدا گیت خوانم
از چه رو رویت حق را بتوانم دیدن
سالک راه خدا توشه عقبی دارد
لشکر هجر که مقصود فدا بر هم زد

در جسم و جان که جمله جهانست آن یکی
بر تر ز عقل و فهم دگمانست آن یکی
گه تیغ و تیر و گرز و سنانست آن یکی
خود غیر و عین و خویش همانست آن یکی
در دیر گهه به شکل بتانست آن یکی
مستغنی از زبان و بیانست آن یکی
دل و جانم نثار خوش لقبی
شخص و عکسی و شیشه حلبی
نور چشمی ماچه بوالعجبی
کرده انکار کافر حربی
مطلبم کن روا که مطلبی
وجه فی النظر و فی الطلبی
مظهر ذات خدا رحمت رحمان بدی
مرآت وجه خدا بر من حیران بدی
شخص از عکس نما مظهر سبحان بدی
تو کریمی من بی سر و سامان بدی
شاه شاهان بدی عون غریبان بدی

کلام موسی عمران آدم عیسی بن مریم
ولایت نقش پا تو کرامت خاکراه تو
سرت گردند مهر و مه فدا هستند جان و دل
ای که بر حسن خویش شیدائی
جلوه تو ز چشم خلق عیان
ظلمت کفر در دل اسلام
نیست دلداده تو غیر تو کس
نور و ظلمت حذلف و رخ ظاهر
اول آخرین جمله جهان
چون نگویم که من از آن تو ام
چون خیال دوی بدر گردد
اصل موجود ذات اوست فدا
طلسم ظاهری گر بر کشائی
همونست و همون بوده و باشد
کجا شیرین و لیلا و زلیخا
چو دریا شد بشکل موج ظاهر
حباب و موج و دریا آب بینی

ولد

زهی نقش سلیمانی محی الدین جیلانی
ترا زیبد جهان بانی محی الدین جیلانی
تو جان جان جانانی محی الدین جیلانی
طرفه مجنون و طرفه لیلائی
زانکه در عین چشم بینائی
غنچه و گل و جام صهبائی
در سر زلف خویش سودائی
در تماشای خود تماشائی
در سراپا چه بیر و پائی
روی در روی من چو نمائی
در عیان و عیان تو پیدائی
کیست موسای کیست عیسائی
بدلق فقیر بینی پادشائی
بجز حق نیست هرگز رونمائی
نه آید غیر حق را دلربائی
چرا از حق نباشد مصطفائی
اگر از رمز وحدت آشنائی

ولد

نه بودم من نه هستم من نباشم
احد از احمد ار بیگانه باشد
خدا و مصطفی و خویشتن را
فدا وحدت واحدیت شوشت

ولہ

سزد آنکه رو نمایم ز نقاب کبریائی
ز کمال غیرت آمد که گشت و کعبه باشی
تو بیا بیار سوی که بجز تو نیست غیری
کشتی بموی زلفی چه دل کسان باشی
چو خداست اول آخر چو خداست سر و ظاهر

ولہ

خوردم ز دست ساقی یکجرعهٔ شرابی
من نقطهٔ وجودم آئینهٔ شهودم
من حسن دلبری ام من سحر سامری ام
من کعبه و کنشتم من دوزخ و بهشتم
در چشم من عیانم در قلب من نهانم
معبود من خودستم مسجود من خودستم
بر حسن خود فدایم بر خویش مبتلایم
نباشد غیر الله را وجودی

ولہ

بعالم غیر حق نبود نمودی
ز احمد من زانی چون شنیدی
بجز اسمی نمی بینم حدودی
سلام از احمد و از حق درودی
چو نیم به هیچ روی ز خداست رونمائی
زهی شوخ و شنگ و رعنا بهمه و بهمه آئی
زهی عصمتی و عفت که تو خود بخود نمائی
ز خداست ناز و غمزه ز خداست دلربائی
بخدا فدا اندیده که کجاست ماسوائی
از روی معنی خود برداشتم نقابی
مقصود جمله عالم بی ما بود کسی بی
من صورت سرمدی ام من نغمهٔ ربابی
من خویشتن پرستم من بحر و موج و آبی
من اصل این و آنم من سایل و جوابی
مقصود من خودستم بی نقطه و خوابی
من نیستم خدایم بی نقطه و خوابی

ولہ

وجودم از وجود اوست جودی

عدم را معدم سازم بیکدم
نه اصل و شاخم نه برگی نه خاری
شود هر ذرهٔ بینا چو یعقوب
ندارم هیچ از دنیا و عقبی
فدا گر من سراسر جرم گردم
اندر نهان و جمله عیانست آن یکی
ممکن و واجب است و هم جسم و جان هم
در شاخ و برگ تخم نیاید نظر ترا
هرگز مدان که غیر خدایم ز احولی
هوشدار تا غلط نکنی راه بعد ازین
گر چشم روشنت نبود بازی ایقدا
بهر رنگ آیم نگارم توئی
بچشمک زدن می ربای دلم
منم قطره تو تو بحر محیط
منم تو دیا تو منم بوده
منم ذره تو مهر رخشنده
بود خیر و شر وصف ذات تو بس

که تا بر خویشتن سلطان تو باشی
درین روضه گل خندان تو باشی
مه من گو مه کنعان تو باشی
مرا این بس سر و سامان تو باشی
چه غم دارم که چون رحمان تو باشی
از کثرت ظهور نهانست آن یکی
خود عین و غیر و خویش همانست آن یکی
همچون بجمله خلق نهانست آن یکی
لاضد و لاشریک عیانست آن یکی
لاشک بشکل صورت و جانست آن یکی
میدانکه هستیم و فلانست آن یکی
اگر باده نوشم خمارم توئی
قرار دل بیقرارم توئی
منم خار و خس گلعذارم توئی
بگو جان من رازدارم توئی
منم خاکره شهسوارم توئی
ثواب و گنه اصل کارم توئی

فروغ لمعهٔ تخت زنده کند جان و جهان عالم را
نبوت را توئی قلب و ولایت را توئی جانی
جگر بند حبیب حق و قلب فاطمه الزهرا
زلیخا عاشق یوسف ترا عاشق خدای
بود حکم تو امر کن و حب تو چو احبیبت
ترا چشم کجا بیند ترا قلبم چه بشناسد
ز تحت العرش و فوق العرش پویا بند احکامت
منازع للقدر بالحق ترا کرده است چون قادر
بود در انبیا ذات محمد شافع محشر
خدا یکتا و مصطفی بی همتا و بی مانند
تو محبوب خدا هستی و جان مصطفی هستی
ز جان خود بشو ای دل غلام شاه جیلانی
زلیخا عاشق یوسف خدا شد عاشق این هم
چگویم مدح تو لیکن ز مدح من تو مستغنی
مرا از من رهائی ده بطلب من صفائی ده
بجز تو کس نمیدارم ز کس بنم و سر و کارم
چو من نبود گنه کاری چو من نبود خطاوار

توفیض اقدس حقی و یا خود ذات رحمانی
ملایک تحت فرمانت عجایب غوث صمدانی
تو نور چشم حق بین علی شاه مردانی
کجا محبوب سبحانی کجا معشوق انسانی
فدای خاک ره گردم که هستی جان و ایمانی
بچشم حق مکان تو ز جمله خلق پنهانی
فنا بالذات حق هستی نه جز حکم ربانی
تو بحول الله و مشیت بوده از نص قرآنی
مریدان را بود ضامن فقط محبوب سبحانی
خطاب غوث اعظم هم بود بی مثل و لاثانی

فدا وصفت چسان گویند از نطق انسانی
چو اسم اعظم حق دان تو نام شاه جیلانی
کجا معشوق انسانی کجا محبوب سبحانی
ترا این بس محمد را علی را راحت جانی
تو ز اسرار علی هستی بکن این مشکل آسانی
ز هجران تو بیمارم مدد یا غوث صمدانی
چو من نبود سیه کاری اغثنی فیض رحمانی

عجب ای جان ستان جانانه باشی
فقیر انرا کشی شاهانه باشی

نظر کردم چو در غیب و شهادت
به بحر ذات حق دردانه باشی

شده الله والله بر جلالت
فسون گر در جهان افسانه باشی

به احوالم گر اتا چند آخر
ز جام حسن خود مستانه باشی

فدا کن جان خود بر غوث اعظم
که تا در عاشقان مردانه باشی

جفاجو با وفا بودی چه بودی
دله ستمگر آشنا بودی چه بودی

بت سنگی دل شوخی و شنگی
نوای بی نوا بودی چه بودی

خداوان در جهان بسیار باشد
کسی گر خود نما بودی چه بودی

اگر میلی بچشم منکرانش
ز کحل اینما بودی چه بودی

دو عالم طرفه از چشم فتان
اگر چشمی بما بودی چه بودی

خداوندا به اقدام محمد
اگر جانم فدا بودی چه بودی

مرآت ذات خاص سبحانی
دله یا مجسم نور حقانی

اسم اقدس محمد و احمد
جان جانی و جان جانانی

هست خالق احد و بی همتا
شد محمد حبیب لاثانی

شداد العزم جمله ظل الله
دلبر حق تو نور رحمانی

حق جمیل است تو جمال خدا
از فیض تو تمام تو بنمای بنده

بی عجب بقدر او وقف سلطانی
من فقیر امیر بر شان عاصی

دل بنیم در او زنی
قطب الوجود ای غوث قطب الاقطاب

انس و جن علم العشق بشر
در غیب محبوب سبحان بشوق

بی زر چه باشد زین غم و جا
بنگر بیک ذره بیش از قدر نما

بنگر نداری در دو جهان
چون ذات باری بیش شاه

جانم فدای خاکی
امر کن تو اسم جو بنگ نگاه

السلام ای مرسلان
السلام ای ابن سیا را

چون خطاب از حق رسید
خم گشته بر تو بنده پروری

ای مژده کشت بر چشمان
وجه تو باشد بر زی

خاص و باطن و اول
تو دیدم ای وز بیم

پیش اجلال خدا
کرده لطف و شفاعت گستری

نفسی نفسی مرسلان گویند
من را نی را حق گفت او فرشته

یعنی احمد رفت و آید داوری